سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی عہ/ بغیر ضمیمہ درس قرآن مجید

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ مرزا غلام احمدؑ | Reg. No. L. | مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر سرایں صد

معہ ضمیمہ درس قرآن مجید چار روپے پیشگی

مورخہ ۲۱۔ شعبان ۱۳۲۹ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۱۷۔ اگست ۱۹۱۱ء مطابق ۲ بہادوں

(جلد ۱۰) — نمبر ۴۲

بھائیو! گر قادیاں آؤ گے تم | ایڈیٹر ومینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نورِ دینِ مصطفےٰ پاؤ گے تم

رمضان المبارک کی سحری وافطار کا وقت

نوٹ ۔ یہ وقت [illegible]

افطار غروب آفتاب کے تین منٹ اور احتیاطاً ۵ منٹ بعد تک چاہیئے!

اگست ۱۹۱۱ء	رمضان المبارک ۱۳۲۹ھ	انتہائے وقت سحر گھنٹہ ۔ منٹ	وقت افطار گھنٹہ ۔ منٹ	ستمبر ۱۹۱۱ء	رمضان المبارک ۱۳۲۹ھ	انتہائے وقت سحر گھنٹہ ۔ منٹ	انتہائے وقت افطار گھنٹہ ۔ منٹ
۲۶	۱	۴ — ۴۲	۶ ۵۸	۱۰	۱۶	۴ — ۵۶	۶ — ۴۳
۲۷	۲	۴ — ۴۳	۶ ۵۷	۱۱	۱۷	۴ — ۵۷	۶ — ۴۲
۲۸	۳	۴ — ۴۴	۶ ۵۶	۱۲	۱۸	۴ — ۵۸	۶ — ۴۱
۲۹	۴	۴ — ۴۵	۶ ۵۵	۱۳	۱۹	۴ — ۵۹	۶ — ۴۰
۳۰	۵	۴ — ۴۶	۶ ۵۴	۱۴	۲۰	۴ — ۲۹	۶ — ۳۹
۳۱	۶	۴ — ۴۷	۶ ۵۳	۱۵	۲۱	۵ — ۰	۶ — ۳۸
یکم ستمبر	۷	۴ — ۴۸	۶ ۵۲	۱۶	۲۲	۵ — ۱	۶ — ۳۷
۲	۸	۴ — ۴۹	۶ ۵۱	۱۷	۲۳	۵ — ۲	۶ — ۳۶
۳	۹	۴ — ۵۰	۶ ۵۰	۱۸	۲۴	۵ — ۳	۶ — ۳۵
۴	۱۰	۴ — ۵۱	۶ ۴۹	۱۹	۲۵	۵ — ۴	۶ — ۳۴
۵	۱۱	۴ — ۵۲	۶ ۴۸	۲۰	۲۶	۵ — ۵	۶ — ۳۳
۶	۱۲	۴ — ۵۳	۶ ۴۷	۲۱	۲۷	۰ — ۶	۶ — ۳۲
۷	۱۳	۴ — ۵۴	۶ ۴۶	۲۲	۲۸	۵ — ۷	۶ — ۳۱
۸	۱۴	۴ — ۵۵	۶ ۴۵	۲۳	۲۹	۵ — ۸	۶ — ۳۱
۹	۱۵	۴ — ۵۶	۶ ۴۴	۲۴	۳۰	۵ — ۹	۶ — ۳۰

عام قاعدہ یہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ سورج کے طلوع سے ایک گھنٹہ بیس منٹ پہلے صبح صادق شروع ہوتی ہے ۔:

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر وپرنٹر وپبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا۔

حقہ نوشی

کی بے ہودہ اور مضرت رساں رسم کے خلاف مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ساکن ترگڑی ضلع گوجرانوالہ نے ایک رسالہ تصنیف کیا ہے۔ اور وہ چاہتے ہیں کہ اگر کسی دوست کے پاس کوئی اور رسالہ اس مضمون پر تماکو نوشی کی تائید میں یا اس کے خلاف ہو وہ مولوی صاحب کو مذکورہ بالا پتہ پر بھیج دے۔ بعد ملاحظہ وہ رسالہ واپس کرنیکا وعدہ کرتے۔

کتب خانہ احمدیہ سیالکوٹ

سلسلہ احمدیہ کے متعلق کتب یا رسالہ جات کی فروخت کا موقعہ نکل آیا شیخ حق علی صاحب ساکن محلہ حاجی پورہ نے جو پہلے امرتسر میں پھر پشاور میڈیکل شاپ کے ذریعہ خدمت مخلوق الٰہی کرتے رہے ہیں۔ اب انہوں نے سیالکوٹ میں ایک دوکان اسی خدمت کیلئے کھولی ہے۔ ان کا منشاء یہ ہے کہ اس خدمت میں احباب سلسلہ احمدیہ کے بھی خادم بنیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ دارالامان جو جو بزرگ اصحاب فروخت کتب کا خیال بیرونجات میں رکھتے ہیں۔ یا ان کو ضرورت احباب سلسلہ میں یا عام طور پر اشاعت فروخت کتب کی ہے۔ تو وہ شیخ صاحب سے خط وکتابت کریں اور ان سے کمیشن کا باہمی فیصلہ کرکے ہر ایک قسم کی کتابیں فروخت کے واسطے اُن کے پاس ارسال کریں۔ وہ خوشی سے اس خدمت کے بجا لانے پر تیار ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی رائے رسالہ تاریخ اسلام پر

تاریخ اسلام محنت کیساتھ لکھی گئی ہے اور مصنف نے عمدگی کیساتھ کوشش کی ہے کہ صحابہ رض کے اندرونی تعلقات کی خوبی اور پختگی پر روشنی ڈالیں۔ اور آپ نے ثابت کیا ہے کہ خلفاء و دیگر صحابہ رض کی نسبت اختلاف رائے صرف نقطہ خیال کے اختلاف کیوجہ سے پیدا ہوا ہے۔ باوجود دلچسپ ہونے کے کتاب کا نفس مضمون تاریخ کی حد سے باہر نہیں نکلا۔ چونکہ صحابہ رض کی زندگی ہر زمانہ کے مسلمانوں کے لئے رہنما ہے۔ اس لئے امید ہے کہ تاریخ اسلام کا سلسلہ بہت مفید ہوگا (نورالدین)

نوٹ۔ ہر ایک رسالہ ۴۸ صفحہ پر مہینہ میں دو بار شائع ہوتا ہے۔ قیمت سالانہ چار روپیہ (للعہ) ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے خود اس رسالہ کو خریداری کا شرف بخشا ہے۔

ملنے کا پتہ:- غلام قادر فصیح ایڈیٹر تاریخ اسلام شہر سیالکوٹ

ریویو

محبت رسولؐ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت رکھنے کے معنے آپ کے اخلاق حسنہ اور درود شریف کے ثواب کا ذکر ہے۔ حجم ۶ صفحے قیمت ۱ہر

مرغوب القلوب شیخ محمد شمس الدین صاحب تبریزی قدس سرہ العزیز کے کلمات طیبات جو تصوف سکھاتے ہیں قیمت ۱ر حجم ۲۲ صفحے

دس جنتی عشرہ مبشرہ دس جلیل القدر صحابہ رض کے مختصر حالات زندگی حجم ۲۸ صفحے قیمت ۲ر

بارہ امام جنہیں اہل تشیع معصوم و امام جانتے ہیں حجم ۲۶ صفحے قیمت ۲ر

پنجتن پاک حضرت صلے اللہ علیہ وسلم۔ جناب فاطمہ زہراء۔ جناب علی۔ جناب حسینؓ رضی کے حالات زندگی حجم ۱۰۰ صفحے قیمت ۵ر

مفصلہ ذیل پانچوں رسالے خوشخط سرکاری کتب کی تقطیع وطرز پر لکھوائی وچھپوائی کے لحاظ سے قابل قدر ہیں۔ اور ایسی کتب کا مطالعہ ایک مومن کیلئے مفید ہے۔ دو تین روائتیں مصنف نے ایسی لکھدی ہیں جنکا ذکر اگر نہ ہوتا تو بہتر تھا۔ احمدی احباب منگوا کر پڑھیں

ملنے کا پتہ:- مولوی علی محمد رامدتہ مل تاجر کتب لوہاری دروازہ لاہور

نامہ نگار فنڈ

نامہ نگاروں کے مضامین کی طرف میں پہلے ہی ناظرین کو توجہ دلا چکا ہوں۔ اکثر نامہ نگاروں کے مضامین ایسے عمدہ ہوتے ہیں کہ درج اخبار کرنے سے احمدیہ برادران کو بہت فائدہ ہو سکتا ہے۔ مگر بسبب کمی گنجائش وہ مضامین پڑے پڑے پورانے ہو جاتے ہیں۔ اور ان کے چھپنے کی باری نہیں آتی۔ حالانکہ اڈیٹوریل صفحات ہی اکثر نامہ نگاروں کے واسطے وقف کر دیئے جاتے ہیں۔ لہذا آئندہ کے واسطے یہ تجویز کی گئی ہے کہ نامہ نگاروں کے مضامین کے واسطے زاید اوراق لگائے جائیں۔ اور اس کے واسطے علیحدہ فنڈ کھولا جاوے۔ امید ہے کہ ہمارے معزز احباب اس کام میں ہماری امداد فرماویں گے۔

فنڈ مشکلات میں

بہت سے احباب کے تاحال قیمت اخبار کے نہ ادا کرنے کے سبب فنڈ مشکلات میں ہے۔ اس واسطے اگلا پرچہ ان دوستوں کے نام وی پی کیا جائیگا جنکی طرف سے قیمت اخبار سال رواں تاحال وصول نہیں ہوئی۔ واضح ہو کہ اخبار کا سال ۳۰۔ اکتوبر کو ختم ہوا کرتا ہے۔ اور یکم نومبر سے نیا سال شروع ہوتا ہے۔ جن صاحبان کا حساب سال کے کسی دوسرے ماہ سے شروع ہوتا ہے۔ مثلاً جولائی یا اگست۔ ان کیطرف سال آئندہ کی پیشگی کی قیمت وصول کیواسطے وی پی کیا جاویگا۔ اخبار کے جاری رکھنے کے واسطے روپیہ کی سخت ضرورت ہے۔

خط وکتابت

کے واسطے جوابی کارڈ یا جوابی لفافہ آنا چاہیئے۔ اور ہر صاحب کو چاہیئے کہ ہر خط میں اپنا پورا پتہ لکھا کریں۔ اور نیز اپنا نمبر خریداری دیا کریں۔

جلسہ احمدیہ

چوہدری غلام احمد صاحب کریام سے اطلاع دیتے ہیں کہ وہاں انجمن احمدیہ کا جلسہ بڑی کامیابی کے ساتھ ہوا۔ ایک شخص دوران جلسہ میں سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوا۔

نماز جنازہ

(۱) ملک عادل شاہ صاحب اپنے فرزند محمود احمد مرحوم کیواسطے احباب سے درخواست دعائے جنازہ کرتے ہیں۔ (۲) ڈاکٹر محمد عظیم مرحوم کنٹونمنٹ ہسپتال بریلی بعارضہ بخار تین یوم بیمار ہو کر اس دار فانی سے ملک بقا کو کوچ کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

کون حج کو جانیوالا ہے

شیخ میران بخش احمدی صاحب محلہ خلوت انبالہ شہر حج پر جانا چاہتے ہیں اور کسی احمدی رفیق راہ کی تلاش میں ہیں اگر کوئی صاحب جانیوالے ہوں تو شیخ صاحب موصوف کیساتھ خط وکتابت کریں۔

ضرورت کمپونڈر

ہمارے ایک دوست اطلاع دیتے ہیں کہ ایک جگہ ایک کمپونڈر کی ضرورت ہے۔ درخواستیں معرفت دفتر بدر آویں۔ ہر درخواست کے ساتھ دو آنہ کے ٹکٹ ہونے چاہئیں۔ درخواستیں انگریزی میں۔ نقول سندات ساتھ ہو۔

حضرت میر ناصر نواب

اضلاع سرحد کا دورہ کرتے ہوئے اور بہت سا روپیہ تعمیر فنڈ کیلئے جمع کرتے ہوئے براہ ایبٹ آباد کشمیر کو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو اور بسلامتی و صحت کیساتھ انہیں واپس لاوے (آمین)

نوٹ:- جن صاحبان کو پرچہ کی نسبت کسی قسم کی شکایت یا تبدیلی مطلوب ہو فوراً اطلاع دیں۔ (منیجر)

کلام امیر

۲۲ جولائی ۱۹۱۱ء

فرمایا۔ میں نے حضرت صاحب کے سامنے ایک دفعہ ایک واقعہ عرض کیا۔ کہ ایک شخص نے ایک رئیس کو نصیحت کی کہ شراب نہ پیا کرے۔ رئیس نے کہا جو شراب پیتا ہے اسی کے دروازے پر شراب نہ پینے والے بھیک مانگنے آتے ہیں۔ جس سے وہ نادم ہوا۔

اس وقت حضرت صاحب نے فرمایا کہنے والے نے اخلاص سے نہ کہا ہوگا۔ ورنہ ایسا جواب سنتا۔ اتفاق سے ایک دفعہ مجھے اس شہر میں جانا پڑا۔ مجھے حضرت صاحب کی بات یاد تھی۔ میں نے چاہا کہ محض اللہ کے لئے اس رئیس کو کچھ کہوں۔ چنانچہ میں گیا۔ اور بڑی جراءت سے درشتی کے ساتھ میں نے حق کہا۔ اور وہ مجھے کچھ بھی نہ کہہ سکا۔ بلکہ بڑی عزت کی۔

فرمایا۔ قرآن مجید میں آیا ہے ونحشرھم یوم القیمۃ علٰی وجوھھم عمیا وبکما وصما اور دوسرے مقام پر یوں بھی فرمایا کہ:۔ (۱) ورا المجرمون النار مجرم لوگ آگ کو دیکھیں گے (۲) سمعوا لھا شھیقا وھی تفور۔ اس کا شور سینگے۔ (۳) دعوا ھنالک ثبورا۔ موت کو پکاریں گے۔

ان تین آیات سے ثابت ہے کہ دوزخیوں کے کان۔ آنکھ۔ زبان کام دیں گے۔ پس ان میں توفیق یہ ہے کہ اس پہلی آیت میں جو فرمایا کہ وہ بہرے گونگے۔ اندھے۔ ہوں گے۔ تو اس سے مراد یہ ہے کہ وہ کوئی حجت قویہ اپنی نجات کے لئے پیش نہ کر سکینگے اور وہ ایسا نظارا نہ دیکھیں گے جو خوش کن ہو۔ اور ایسی بات نہ سنیں گے جو خوشی پہونچائے۔

۲۳ جولائی ۱۹۱۱ء

فرمایا۔ اللہ تعالےٰ نے ہماری طرف بھی ایک موسیٰ (حضرت سیّدنا محمدؐ علیہ الصلوٰۃ والسلام) تسع آیات کے ساتھ بھیجا پس جو ان کے خلاف کرتا ہے۔ وہ بھی فرعون کی طرح مثبور یعنی رسومات اور عادات میں محبوس ...

طور پر خرچ کرو۔ زنا نہ کرو۔ جھوٹ نہ بولو۔ کسی کو دکھ نہ دو۔ قتل نہ کرو۔ اگر بازی سے نہ چلو کسی کو بجا گالی مت دو۔ مقابلہ کے وقت مت بھاگو۔ بیاج نہ کھاؤ۔

فرمایا۔ غضب۔ رسوم۔ عادات کی پابندی چھوڑ دو۔ حرص میں نہ بڑھو۔ غفلت نہ کرو۔ علم حاصل کرو۔ تو اس پر عمل بھی کرو۔ اپنی جانوں پر رحم کرو۔ آئیندہ آنیوالی قومیں تمہارا نمونہ پکڑینگی پس تمہارا فرض نازک ہے۔

۲۴ جولائی ۱۹۱۱ء

فرمایا جس چیز کا ایمان ہوتا ہے۔ اس کے مطابق عمل بھی ہوتا ہے کسی کا عقیدہ صحیح ہو اور اعمال صالحہ نہ ہوں یہ غیر ممکن بات ہے۔

خدا نے نجات۔ ایمان۔ اعمال صالحہ اور فضل پر فرمائی ہے۔

(۱) تلکما الجنۃ ۔ اورثتموھا بما کنتم تعملون۔
(۲) بشر الذین اٰمنوا وعملوا الصّٰلحٰت انّ لھم جنّٰت
(۳) الذی احلنا دار المقامۃ من فضلہ۔

فرمایا اللہ تعالےٰ نے ما لھم بہ من علم فرما کر عیسائیوں کا جو رعب دنیوی ساز و سامان کے اعتبار سے پڑ جاتا ہے اتار دیا ہے۔ کیونکہ وہ علم دین سے بالکل جاہل ہیں۔

۲۵ جولائی ۱۹۱۱ء

فرمایا۔ مومن کا کام یہ ہے کہ جس مکان جس لباس۔ جس غذا۔ جس صحبت سے غفلت پیدا ہو اسے چھوڑ دے۔ ہجرت کی اصل یہی ہے۔

فرمایا:۔ ثنوی قوم دو خدا مانتے ہیں۔ ایک یزدان۔ ایک اہرمن۔ مگر ان سے بڑھکر آریہ مشرک ہیں۔ جو مادہ۔ روح۔ فضا۔ زمانہ۔ خدا کو غیر مخلوق مانتے ہیں۔ عیسائیوں نے تین خدا کہے ہیں۔ ایک اور قوم ہے جو کسی اور کو بھی ویسا ہی علیم و خبیر متصرف مانتے ہیں۔ جیسے خدا کو اوروں کیلئے بھی سجدے اور قربانیاں اور دعائیں کرتے ہیں۔ پھر بد ترین شرک ہے اللہ کا ند بنانا۔ ایک طرف سے آواز آرہی ہے حیّ علی الصّلوٰۃ حیّ علی الفلاح۔ دوسری ...

کی مجلس میں سرگرم ہیں۔

فرمایا:۔ اصحاب کہف جس قوم کا نام ہے۔ ایک تو ان کا نشان ہے کہ ہر چیز پر کچھ نہ کچھ لکھا ہوتا ہے۔ دوم وہ پہلے ایسے ملک میں ہجرت کر کے گئے۔ جو ایک کنارہ پر ہے۔ اور سورج اس سے ہمیشہ دکن کیطرف رہتا ہے۔

فرمایا:۔ میرا دل چاہتا ہے تمہارے معاملات دینوی بالکل صاف ہوں۔ اور تم خدا کے حکم کی تعمیل میں چھوٹے سے چھوٹا معاملہ بھی ہو تو اسے لکھ لو۔ فاکتبوہ صغیرًا او کبیرًا۔

ایک سفر میں چند بھائی میرے ساتھ تھے۔ وہ خرچ کرتے تھے۔ میں نے کہا لکھ لو۔ تو انہوں نے میری تحقیر کی اور کہا ہم بھائی بھائی ہیں۔ تم ہم میں تفرقہ ڈالنا چاہتے ہو۔ آخر ایک موقعہ پر جاکر وہ سخت لڑے۔ تب میری بات کی قدر معلوم ہوئی۔

فرمایا۔ جو تم لوگ یہاں رہتے ہو۔ وہ دوسرے کے لئے نمونہ ہو۔ پس تمہارا یہاں رہنا بڑا خطرناک ہے سنبھل کر رہو۔ اور اپنے تئیں قرآن مجید کے سچے متبع بناؤ۔ اللہ تم کو قرآن پر عمل کی توفیق دے۔

۲۷ جولائی ۱۹۱۱ء

فرمایا:۔ دکھوں اور مصیبتوں کے وقت تین علاج حضرت حق سبحانہٗ نے فرمائے ہیں۔ (۱) اللہ کا ذکر کرتے رہنا (۲) واتل ما اوحی الیک من کتٰب ربّک قرآن شریف اکثر پڑھتے رہنا۔ (۳) پاک لوگوں کی صحبت میں رہنا جو مستفاد ہے۔ واصبر نفسک مع الذین یدعون ربّھم سے اس کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ غافلوں کی صحبت و تعلق سے کنارہ کشی رہے غافل وہ ہے جو یاد الٰہی نہ کرے۔ اور گری ہوئی خواہشوں کے پیچھے پڑا رہے۔

۲۹ جولائی ۱۹۱۱ء

فرمایا:۔ سورہ الکہف رکوع ۵ میں واضرب لھم مثلا رجلین میں بنی اسرائیل و بنی اسمٰعیل کا ذکر ہے۔ بنی اسرائیل نبوت۔ سلطنت۔ دونوں باغوں کے مالک تھے (بائبل میں بھی اسکی تمثیل ہے) بنی اسمٰعیل کو حقارت سے دیکھتے۔ خدا نے نبوت بھی چھین لی۔ اور سلطنت بھی۔ عبرت کا مقام ہے یہود دنیا میں بالشت بھر زمین کے مالک نہیں اور نہ کوئی انکا ناصر۔

کلامِ امیر

۲۲- جولائی ۱۹۱۱ء

فرمایا۔ میں نے حضرت صاحب کے سامنے ایک دفعہ ایک واقعہ عرض کیا۔ کہ ایک شخص نے ایک رئیس کو نصیحت کی کہ شراب نہ پیا کرے۔ رئیس نے کہا جو شراب پیتا ہے اسی کے دروازے پر شراب نہ پینے والے بھیک مانگنے آتے ہیں۔ جس سے وہ نادم ہوا۔

اس وقت حضرت صاحب نے فرمایا کہنے والے نے اخلاص سے نہ کہا ہوگا۔ ورنہ ایسا جواب نہ سنتا۔ اتفاق سے ایک دفعہ مجھے اس شہر میں جانا پڑا۔ مجھے حضرت صاحب کی بات یاد تھی۔ میں نے چاہا کہ محض اللہ کے لئے اس رئیس کو کچھ کہوں۔ چنانچہ میں گیا۔ اور بڑی جراءت سے درشتی کے ساتھ میں نے حق کہا۔ اور وہ مجھے کچھ بھی نہ کہہ سکا۔ بلکہ بڑی عزت کی۔

فرمایا۔ قرآن مجید میں آیا ہے ونحشرھم یوم القیمۃ علٰی وجوھھم عمیا وبکما وصما اور دوسرے مقام پر یوں بھی فرمایا کہ:۔ (۲) ورا المجرمون النار مجرم لوگ آگ کو دیکھیں گے (۲) سمعوا لھا شھیقا وھی تفور۔ اس کا شور سینگے (۳) دعوا ھنالک ثبورا۔ موت کو پکاریں گے ٭

ان تین آیات سے ثابت ہے کہ دوزخیوں کے کان۔ آنکھ۔ زبان کام دیں گے۔ پس ان میں توفیق یہ ہے کہ اس پہلی آیت میں جو فرمایا کہ وہ بہرے گونگے۔ اندھے۔ ہوں گے۔ تو اس سے مراد یہ ہے کہ وہ کوئی حجت قویہ اپنی نجات کے لئے پیش نہ کر سکینگے اور وہ ایسا نظارا نہ دیکھیں گے جو خوش کن ہو۔ اور ایسی بات نہ سنیں گے جو خوشی پہونچائے +

۲۳ جولائی ۱۹۱۱ء

فرمایا۔ اللہ تعالےٰ نے ہماری طرف بھی ایک موسیٰ (حضرت سیدنا محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام) تسع آیات کے ساتھ بھیجا پس جو اُن کے خلاف کرتا ہے۔ وہ بھی فرعون کی طرح مثبور یعنی رسومات اور عادات میں محبوس ہے۔ شرک مت کر۔ ناجائز روپیہ نہ کماؤ نہ ناجائز طور پر خرچ کرو۔ زنا نہ کرو۔ جھوٹ نہ بولو۔ کسی کو دکھ نہ دو۔ قتل نہ کرو۔ اکڑبازی سے نہ چلو کسی کو بجاگانی مت دو۔ مقابلہ کے وقت مت بھاگو۔ بیاج نہ کھاؤ۔

فرمایا۔ غضب۔ رسوم۔ عادات کی پابندی چھوڑ دو۔ حرص میں نہ بڑھو۔ غفلت نہ کرو۔ علم حاصل کرو۔ تو اس پر عمل بھی کرو۔ اپنی جانوں پر رحم کرو۔ آئندہ آنیوالی قومیں تمہارا نمونہ پکڑینگی پس تمہارا فرض نازک ہے۔

۲۴ جولائی ۱۹۱۱ء

فرمایا جس چیز کا ایمان ہوتا ہے۔ اس کے مطابق عمل بھی ہوتا ہے کسی کا عقیدہ صحیح ہو اور اعمال صالحہ نہ ہوں یہ غیر ممکن بات ہے۔

خدا نے نجات۔ ایمان۔ اعمال صالحہ اور فضل پر فرمائی ہے۔

(۱) تلکما الجنۃ اورثتموھا بما کنتم تعملون۔
(۲) بشر الذین اٰمنوا وعملوا الصٰلحٰت انّ لھم جنّٰت
(۳) الذی احلنا دار المقامۃ من فضلہ۔

فرمایا۔ اللہ تعالےٰ نے مالھم بہٖ من علم فرمایا عیسائیوں کا جو رعب دنیوی ساز و سامان کے اعتبار سے بڑھ جاتا ہے اتار دیا ہے۔ کیونکہ وہ علم دین سے بالکل جاہل ہیں۔

۲۵ جولائی ۱۹۱۱ء

فرمایا۔ مومن کا کام یہ ہے کہ جس مکان جس لباس۔ جس غذا۔ جس صحبت سے غفلت پیدا ہو اُسے چھوڑ دے۔ ہجرت کی اصل یہی ہے۔

فرمایا:۔ ثنوی قوم دو خدا مانتے ہیں۔ ایک یزدان۔ ایک اہرمن۔ مگر اُن سے بڑھکر آریہ مشرک ہیں۔ جو مادہ۔ روح۔ فضا۔ زمانہ۔ خدا کو غیر مخلوق مانتے ہیں۔ عیسائیوں نے تین خدا کہے ہیں۔ ایک اور قوم ہے جو کسی اور کو بھی ویسا ہی علیم و خبیر متصرف مانتے ہیں۔ جیسے خدا کو اوروں کیلئے بھی سجدے اور قربانیاں اور دعائیں کرتے ہیں۔ پھر بدترین شرک ہے اللہ کا ند بنانا۔ ایک طرف سے آواز آرہی ہے حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح۔ دوسری طرف وہ اپنے کاروبار میں منہمک ہیں اپنے احباب کی مجلس میں سرگرم ہیں۔

فرمایا:۔ اصحاب کہف جس قوم کا نام ہے۔ ایک تو اُن کا نشان ہے کہ ہر چیز پر کچھ نہ کچھ لکھا ہوتا ہے۔ دوم وہ پہلے ایسے ملک میں ہجرت کر کے گئے۔ جو ایک کنارہ پر ہے۔ اور سورج اس سے ہمیشہ دکن کیطرف رہتا ہے۔

فرمایا:۔ میرا دل چاہتا ہے تمہارے معاملات دنیوی بالکل صاف ہوں۔ اور تم خدا کے حکم کی تعمیل میں چھوٹے سے چھوٹا معاملہ بھی ہو تو اسے لکھ لو۔ فاکتبوہ صغیرًا او کبیرًا۔

ایک سفر میں چند بھائی میرے ساتھ تھے۔ وہ خرچ کرتے تھے۔ میں نے کہا لکھ لو۔ تو انہوں نے میری تحقیر کی اور کہا ہم بھائی بھائی ہیں۔ تم ہم میں تفرقہ ڈالنا چاہتے ہو۔ آخر ایک موقعہ پر جاکر وہ سخت لڑے۔ تب میری بات کی قدر معلوم ہوئی۔

فرمایا۔ جو تم لوگ یہاں رہتے ہو۔ وہ دوسرے کے لئے نمونہ ہو۔ پس تمہارا یہاں رہنا بڑا خطرناک ہے سنبھل کر رہو۔ اور اپنے تئیں قرآن مجید کے سچے متبع بناؤ۔ اللہ تم کو قرآن پر عمل کی توفیق دے۔

۲۷ جولائی ۱۹۱۱ء

فرمایا:۔ دکھوں اور مصیبتوں کے وقت تین علاج حضرت حق سبحانہ نے فرمائے ہیں۔ (۱) اللہ کا ذکر کرتے رہنا (۲) و اتل ما اوحی الیک من کتٰب ربک قرآن شریف اکثر پڑھتے رہنا۔ (۳) پاک لوگوں کی صحبت کہ یہ جو مستفاد ہے۔ واصبر نفسک مع الذین یدعون ربھم۔ اس کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ غافلوں کی صحبت و تعلق سے کنارہ کشی رہے غافل وہ ہے جو یاد الٰہی نہ کرے۔ اور گری ہوئی خواہشوں کے پیچھے پڑا رہے۔

۲۹ جولائی ۱۹۱۱ء

فرمایا:۔ سورۃ الکہف رکوع ۵ میں واضرب لھم مثلًا رجلین میں بنی اسرائیل و بنی اسمٰعیل کا ذکر ہے۔ بنی اسرائیل نبوت۔ سلطنت۔ دونوں باغوں کے مالک تھے (بائیبل میں بھی انکی تمثیل ہے) بنی اسمٰعیل کو حقارت سے دیکھتے۔ خدا نے نبوت بھی چھین لی۔ اور سلطنت بھی۔ عبرت کا مقام ہے یہود دنیا میں بالشت بھر زمین کے مالک نہیں اور نہ کوئی انکا ناصر۔ ولم تکن لہٗ فئۃ ینصرونہ من دون اللہ وما کان منتصرا

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ ○

مومنوں کو مژدہ ہو کہ وہ مبارک مہینہ آگیا۔ جس کے برکات کا انتظار گیارہ مہینے سے لگ رہا تھا۔ اس موقعہ پر مفصلہ ذیل تحریر ناظرین بدر کی روحانیت بڑہانے کا موجب ہوگی +

واضح ہو کہ روزہ ایمان کا چہارم ہے۔ اس لئے کہ ایک حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اَلصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ اور دوسری میں فرمایا اَلصَّبْرُ نِصْفُ الْاِیْمَانِ اس سے معلوم ہوا کہ روزہ ایمان کے نصف کا نصف ہے۔ یعنے چوتھائی ہے۔ اور چونکہ روزہ کو نسبت خدائے تعالیٰ کیطرف اور سب ارکان اسلام میں سے ہے۔ تو اس خاصیت کے سبب اس کو اوروں پر فوقیت ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ کا قول اس باب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیث قدسی میں ارشاد فرمایا ہے۔ کہ سب نیکیاں دس گنے ثواب سے سات سَو گنے تک ہوں گی۔ مگر روزہ رکھنا کہ وہ خاص میرے واسطے ہے۔ اور میں ہی اس کی جزا دونگا۔ اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ؕ یعنے صبر والوں کو ثواب ان کا بے حساب ملیگا۔ اور روزہ صبر کا آدھا ہے تو اس صورت میں اس کا ثواب بھی قانون حساب سے باہر ہوگیا۔ اور اس کی فضیلت میں یہی جاننا کافی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّآئِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْكِ یَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّمَا یَذَرُ شَهْوَتَهٗ وَطَعَامَهٗ وَ شَرَابَهٗ لِاَجْلِیْ فَالصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ اور فرمایا لِلْجَنَّةِ بَابٌ یُقَالُ لَهُ الرَّیَّانُ لَا یَدْخُلُهٗ اِلَّا الصَّآئِمُوْنَ وَهُوَ مَوْعُوْدٌ بِلِقَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰی فِیْ جَزَآءِ صَوْمِهٖ اور فرمایا لِلصَّآئِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ الْاِفْطَارِ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَآءِ رَبِّهٖ ○

اور فرمایا ہر چیز کا دروازہ ہے اور عبادت کا دروازہ روزہ ہے۔ اور فرمایا روزہ دار کا سونا عبادت ہے۔ اور حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رمضان کا مہینہ داخل ہوتا ہے۔ تو جنت کے دروازے کھلجاتے ہیں۔ اور دوزخ کے دروازے بند ہوجاتے ہیں۔ اور شیطان باندھ دیئے جاتے ہیں۔ اور ایک پکارنیوالا پکارتا ہے کہ اے طالب آگے بڑھ اور اے طالب شر بس کر۔ اور وکیع رض اس آیت کی تفسیر میں كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِیْٓـًٔا بِمَاۤ اَسْلَفْتُمْ فِی الْاَیَّامِ الْخَالِیَةِ فرماتے ہیں کہ وہ دن روزے کے ہیں۔ اس لئے کہ ان میں کھانا اور پینا چھوڑ رکھا تھا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے زہد اور روزہ کو مباہات میں یکجا فرمایا ہے۔ اور ارشاد کرتا ہے کہ اے جوان میرے لئے اپنی خواہش چھوڑنیوالے اور میری رضا میں اپنی جوانی خرچ کرنیوالے تو میرے نزدیک ایسا ہے جیسا کوئی میرا فرشتہ ہو اور روزہ دار کے باب میں فرمایا کہ اللہ تعالےٰ ارشاد فرماتا ہے کہ اے فرشتو میرے بندے کو دیکھو کہ اپنی شہوت اور لذت اور کھانا اور پینا میرے سبب سے چھوڑ دیا ہے اور بعضوں نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ہے فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّاۤ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ کہ ان کا عمل روزہ تھا اس لئے کہ صابروں کے حق میں فرمایا ہے اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صابر کے لئے ثواب اونڈیل کر ڈھیر لگا دیئے جائیں گے کہ وہم و اندازہ میں نہ آسکیں۔ اور ایسا ہی ہونا شایاں ہے۔ اس لئے کہ روزہ خدائے تعالےٰ کے لئے ہے۔ اور اسکی طرف منسوب ہونے سے اس کو شرف ہے۔ ہر چند ساری عبادتیں اُسی کے لئے ہیں۔ مگر روزے کو ایسا شرف ہے۔ جیسا خانہ کعبہ کو ہے۔ گو زمین بالکل خدائے تعالےٰ کی ہے۔ اور یہ شرف دو وجہ سے ہے۔ اول یہ کہ روزہ رکھنا۔ چند چیزوں سے باز رہنا اور ترک کرنا بعض افعال کا ہے۔ اور یہ امر باطنی ہے اسمیں کوئی عمل

ایسا نہیں جو آنکھ سے سوجھے۔ اور دوسری عبادتیں لوگوں کی نظرگاہ میں ہوتی ہیں اور روزے کو بجز خدائے تعالےٰ کے اور کوئی نہیں دیکھتا۔ کیونکہ وہ عمل باطن کا ہے صرف صبر کرنے سے۔ اور دوسری وجہ یہ ہے کہ روزہ خدائے تعالےٰ کے دشمن پر دباؤ اور غالب ہوناہے کیونکہ شیطان ملعون کا وسیلہ شہوات ہیں۔ جو کھانے پینے سے قوی ہوتی ہیں اور اسی وجہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ شیطان آدمی میں خون کے چلنے کی جگہوں میں پھرتا ہے۔ پس اس کی راہوں کو بھوک سے تنگ کرو۔ اور یہیں لحاظ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رض کو فرمایا۔ **کہ جنت کے دروازے کھٹکھٹایا کر** اُنہوں نے عرض کیا کہ کس چیز سے آپ نے فرمایا کہ بھوک سے۔ پس چونکہ روزہ خاصکر شیطان کا بیخکن اور اس کی راہوں کو بند کرنیوالا اور اُس کے راستوں کا تنگ کرنیوالا ہے۔ اس وجہ سے مستحق اسکا ہوا کہ خاص خدائے تعالےٰ کیطرف منسوب ہو کیونکہ دشمن خدا کی بیخکنی میں خدا تعالےٰ کی نصرت ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کا بندے کو مدد کرنا اس بات پر موقوف ہے کہ بندہ اس کی نصرت کرے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ یَنْصُرْكُمْ وَ یُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ غرض کہ شروع کرنا کوشش کا بندے کی جانب سے ہے۔ اور ھدایت کا عوض دینا اللہ تعالےٰ کیطرف سے چنانچہ فرماتا ہے وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا اور فرمایا اِنَّ اللّٰهَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ اور شہوات کے تغیر اُن کو توڑنے سے کرتی۔ اسی لئے کہ شہوات شیطانوں کی چراگاہ ہیں پس جب تک یہ ہری بھری رہیں گی اُن کی آمد و رفت موقوف نہ ہوگی۔ اور جب تک آتے جاتے رہینگے۔ تب تک بندے کو اللہ تعالےٰ کا جلال ظاہر نہ ہوگا۔ اور اسکی لقا سے محجوب رہے گا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ اگر بنی آدم کے دلوں پر شیاطین دورہ نہ کرتے رہتے تو وہ آسمان کے ملکوت کو دیکھنے لگتے۔ غرضکہ اس جہت سے روزہ عبادت کا دروازہ اور سپر ہوا ہے +

اب جاننا چاہئے کہ روزے کے تین درجے [illegible]

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ ○

مومنوں کو مژدہ ہو کہ وہ مبارک مہینہ آگیا۔ جس کے برکات کا انتظار گیارہ مہینے سے لگ رہا تھا۔ اس موقعہ پر مفصلہ ذیل تحریر ناظرین بدر کی روحانیت بڑہانے کا موجب ہوگی +

واضح ہو کہ روزہ ایمان کا چہارم ہے۔ اس لئے کہ ایک حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اَلصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ اور دوسری میں فرمایا اَلصَّبْرُ نِصْفُ الْاِیْمَانِ اس سے معلوم ہوا کہ روزہ ایمان کے نصف کا نصف ہے۔ یعنے چوتھائی ہے۔ اور چونکہ روزہ کو نسبت خدائے تعالیٰ کیطرف اور سب ارکان اسلام میں سے ہے۔ تو اس خاصیت کے سبب اس کو اوروں پر فوقیت ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ کا قول اس باب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیث قدسی میں ارشاد فرمایا ہے۔ کہ سب نیکیاں دس گنے ثواب سے سات سَے گنے تک ہوں گی۔ مگر روزہ رکھنا کہ وہ خاص میرے واسطے ہے۔ اور میں ہی اس کی جزا دونگا۔ اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ؕ یعنے صبر والوں کو ثواب ان کا بے حساب ملیگا۔ اور روزہ صبر کا آدھا ہے تو اس صورت میں اس کا ثواب بھی قانون حساب سے باہر ہوگیا۔ اور اس کی فضیلت میں یہی جاننا کافی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ یَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّمَا یَذَرُ شَهْوَتَهٗ وَطَعَامَهٗ وَ شَرَابَهٗ لِاَجْلِیْ فَالصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ اور فرمایا لِلْجَنَّةِ بَابٌ یُقَالُ لَهُ الرَّیَّانُ لَا یَدْخُلُهٗ اِلَّا الصَّائِمُوْنَ وَهُوَ مَوْعُوْدٌ بِلِقَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰی فِیْ جَزَاءِ صَوْمِهٖ اور فرمایا لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ الْاِفْطَارِ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهٖ ○

اور فرمایا ہر چیز کا دروازہ ہے اور عبادت کا دروازہ روزہ ہے۔ اور فرمایا روزہ دار کا سونا عبادت ہے۔ اور حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رمضان کا مہینہ داخل ہوتا ہے۔ تو جنت کے دروازے کھلجاتے ہیں۔ اور دوزخ کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔ اور شیطان باندھ دیئے جاتے ہیں۔ اور ایک پکارنیوالا پکارتا ہے کہ اے طالب آگے بڑھ اور اے طالب شر بس کر۔ اور وکیع رضہ اس آیت کی تفسیر میں کُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِیْٓـئًا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِی الْاَیَّامِ الْخَالِیَةِ فرماتے ہیں کہ وہ دن روزے کے ہیں۔ اس لئے کہ ان میں کھانا اور پینا چھوڑ رکھا تھا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے زہد اور روزہ کو مباہات میں یکجا فرمایا ہے۔ اور ارشاد کرتا ہے کہ اے جوان میرے لئے اپنی خواہش چھوڑنیوالے اور میری رضا میں اپنی جوانی خرچ کرنیوالے تو میرے نزدیک ایسا ہے جیسا کوئی میرا فرشتہ ہو اور روزہ دار کے باب میں فرمایا کہ اللہ تعالےٰ ارشاد فرماتا ہے کہ اے فرشتو میرے بندے کو دیکھو کہ اپنی شہوت اور لذت اور کھانا اور پینا میرے سبب سے چھوڑ دیا ہے اور بعضوں نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ہے فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ جَزَآءًۢ بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ کہ ان کا عمل روزہ تھا اس لئے کہ صابروں کے حق میں فرمایا ہے اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صابر کے لئے ثواب اونڈیل کر ڈھیر لگا دیئے جائیں گے کہ وہم و اندازہ میں نہ آ سکیں۔ اور ایسا ہی ہونا شایاں ہے۔ اس لئے کہ روزہ خدائے تعالےٰ کے لئے ہے۔ اور اسکی طرف منسوب ہونے سے اس کو شرف ہے۔ ہر چند ساری عبادتیں اُسی کے لئے ہیں۔ مگر روزے کو ایسا شرف ہے۔ جیسا خانہ کعبہ کو ہے۔ گو زمین بالکل خدائے تعالےٰ کی ہے۔ اور یہ شرف دو وجہ سے ہے۔ اول یہ کہ روزہ رکھنا۔ چند چیزوں سے باز رہنا اور ترک کرنا بعض افعال کا ہے۔ اور یہ امر باطنی ہے اسمیں کوئی عمل ایسا نہیں جو آنکھ سے سوجھے۔ اور دوسری عبادتیں لوگوں کی نظرگاہ میں ہوتی ہیں اور روزے کو بجز خدائے تعالےٰ کے اور کوئی نہیں دیکھتا۔ کیونکہ وہ عمل باطن کا ہے صرف صبر کرنے سے۔ اور دوسری وجہ یہ ہے کہ روزہ خدائے تعالےٰ کے دشمن پر دباؤ اور غالب ہونا ہے کیونکہ شیطان ملعون کا وسیلہ شہوات ہیں۔ جو کھانے پینے سے قوی ہوتی ہیں اور اسی وجہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ شیطان آدمی میں خون کے چلنے کی جگہوں میں پھرتا ہے۔ پس اس کی راہوں کو بھوک سے تنگ کرو۔ اور ہمیں لحاظ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عایشہ رض کو فرمایا۔ **کہ جنت کے دروازے کھڑکھڑایا کر** اُنہوں نے عرض کیا کہ کس چیز سے آپ نے فرمایا کہ بھوک سے۔ پس چونکہ روزہ خاصکر شیطان کا بیخکن اور اس کی راہوں کو بند کرنیوالا اور اُس کے راستوں کا تنگ کرنیوالا ہے۔ اس وجہ سے مستحق اسکا ہوا کہ خاص خدائے تعالےٰ کیطرف منسوب ہو کیونکہ دشمن خدا کی بیخکنی میں خدا تعالےٰ کی نصرت ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کا بندے کو مدد کرنا اس بات پر موقوف ہے کہ بندہ اس کی نصرت کرے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ یَنْصُرْکُمْ وَیُثَبِّتْ اَقْدَامَکُمْ غرض کہ شروع کرنا کوشش کا بندے کی جانب سے ہے۔ اور ھدایت کا عوض دینا اللہ تعالےٰ کیطرف سے چنانچہ فرماتا ہے وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا اور فرمایا اِنَّ اللّٰهَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ اور شہوات کے تغیر اُن کو توڑنے سے کرتی۔ اسی لئے کہ شہوات شیطانوں کی چراگاہ ہیں پس جب تک یہ ہری بھری رہیں گی اُن کی آمد و رفت موقوف نہ ہوگی۔ اور جب تک آتے جاتے رہینگے۔ تب تک بندے کو اللہ تعالےٰ کا جلال ظاہر نہ ہوگا۔ اور اسکی لقا سے محجوب رہے گا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ اگر بنی آدم کے دلوں پر شیاطین دورہ نہ کرتے رہتے تو وہ آسمان کے ملکوت کو دیکھنے لگتے۔ غرضکہ اس جہت سے روزہ عبادت کا دروازہ اور سپر ہوا ہے +

اب جاننا چاہیئے کہ روزے کے تین درجے ہیں

اول روزہ عوام کا ہے اور ایک خواص کا اور ایک اخص خواص کا - عوام کا روزہ تو یہ ہے - کہ پیٹ اور شرمگاہ کو ان کی خواہش ادا کرنے سے روکا جاوے - جیسا کہ اوپر اس کی تفصیل گذری - اور خواص کا روزہ یہ ہے کہ آنکھ زبان ہاتھ پاؤں اور تمام اعضا کو گناہ سے روکا جائے اور اخص خواص کا روزہ اسطرح ہے - کہ دل کو بڑی ہمتوں اور دینوی فکروں سے روزہ رکھایا جاوے اور سوائے خدا تعالےٰ کے اور چیزوں سے مطلقاً اس کو روک دیا جاوے - اس قسم کا روزہ خدا تعالےٰ اور آخرت کے سوا اور چیزوں میں فکر کرنے سے ٹوٹ جاتا ہے - ہاں جو دنیا کہ دین کے لئے مقصود ہوتی ہے - اس کا فکر اس روزہ کو افطار نہیں کرتا - کیونکہ وہ زاد آخرت ہے - دنیا میں سے نہیں یہانتک کہ اہل دل فرماتے ہیں - کہ جس شخص کی ہمت دن کو اسباب میں مصروف ہو کہ افطار کی چیز کی فکر کرینی چاہیئے تو اس پر خطا لکھی جاوے گی - اس وجہ سے کہ خدا تعالےٰ کے فضل پر اعتماد کم کیا - اور اس کے رزق موعودہ پر یقین تھوڑا ہوا اور یہ رتبہ انبیاء اور صدیقین اور مقربین کا ہے - اور ہم اس مرتبے کی تفصیل میں تقریر قولی کو طول نہیں دیتے - مگر عمل کی رو سے اسکی تحقیق بتاتے ہیں - کہ وہ روزہ اس وقت حاصل ہوتا ہے کہ تمام ہمت سے خدا تعالےٰ کی طرف آدمی متوجہ ہو - اور خدا تعالےٰ کے غیر سے منہ پھیر لے - اور اس آیت کا مضمون اس پر چھا جاوے قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْھُمْ فِیْ خَوْضِھِمْ یَلْعَبُوْنَ ۔ اور خواص کا روزہ یعنی نیک بخت لوگوں کا جو اعضا کو گناہوں سے باز رکھنے سے ہوتا ہے - وہ چھ باتوں سے پورا ہوتا ہے - **اول** نظر کا نیچے رکھنا اور جو باتیں بری اور مکروہ ہیں ان کی طرف ان کو نہ جانے دینا اور جن چیزوں کے دیکھنے سے دل بٹ جاتا ہو اور خدا تعالےٰ کی یاد سے غفلت ہوتی ہو اُن سے نظر کو روکنا - آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں - کہ نظر کرنا ایک زہر کا بجھا ہوا تیر ہے شیطان کے تیروں میں سے جو کوئی اس کو خدائے تعالےٰ کے خوف سے

ترک کریگا اللہ تعالےٰ اس کو ایسا ایمان عنایت فرماویگا - جسکی حلاوت وہ اپنے دل میں پاوے گا - اور حضرت جابر رضؓ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں - کہ آپ نے فرمایا خَمْسٌ یُفَطِّرْنَ الصَّائِمَ اَلْکِذْبُ وَالْغِیْبَۃُ وَالنَّمِیْمَۃُ وَالْیَمِیْنُ الْکَاذِبَۃُ وَالنَّظْرَۃُ بِشَھْوَۃٍ **دوم** زبان کا بند رکھنا بیہودہ بات اور جھوٹ اور غیبت اور چغلی اور فحش اور ظلم اور جھگڑے اور بات کاٹنے سے اور سکوت کو اس پر لازم کرنا اور ذکر الٰہی اور تلاوت قرآن میں مصروف رکھنا - کہ یہ زبان کا روزہ ہے - سفیان ثوری رحؒ فرماتے ہیں کہ غیبت روزہ کی مفسد ہے - اور اس روایت کو اُن سے بشیر بن حارث رحؒ نے روایت کیا ہے - اور لیث حضرت مجاہد رضؓ سے راوی ہیں - کہ دو خصلتیں روزہ کی مفسد ہیں - غیبت اور جھوٹ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ روزہ سپر ہے - جب تم میں سے کوئی روزہ رکھے - تو فحش نہ بکے نہ جہالت کرے اور اگر کوئی اس سے لڑائی کرے یا گالی دے تو چاہیئے کہ کہدے میں روزہ دار ہوں - دو عورتوں نے روزہ رکھا - اور بھوک اور پیاس کی اُن کو آخر روز میں اسقدر شدت کہ قریب ہلاکت ہو گئیں - انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں افطار کی اجازت کے لئے کسی کو بھیجا - آپ نے ان کے پاس ایک پیالہ بھیجا - اور آدمی سے ارشاد فرمایا کہ اُن دونوں کو کہنا کہ جو کچھ تم نے کھایا ہو اس کو اس پیالہ میں قے کر دو - ایک عورت نے نصف پیالہ خون تازہ اور گوشت تازہ سے بھر دیا - اور دوسری نے بھی یہی چیزیں قے کیں یہانتک کہ پیالہ لبالب ہو گیا - لوگوں نے اس سے تعجب کیا - آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان دونوں نے جو چیز اللہ تعالےٰ کی حلال کی ہوئی تھی اس سے روزہ رکھا - اور جو ان پر خدا تعالےٰ نے حرام کی تھی اس سے افطار کیا ایک ان میں سے دوسرے کے پاس بیٹھ گئی - اور دونوں نے لوگوں کی غیبت شروع کی -

یہ گوشت پیالہ میں وہی ہے جو ان دونوں نے لوگوں کا گوشت کھایا تھا - **سوم** بری بات کے سننے سے کانوں کو باز رکھنا - اس واسطے کہ جن امور کا کہنا حرام ہے - ان کا سننا بھی حرام ہے - اور یہیں جہت خدا تعالےٰ نے سننے والوں اور حرام خواروں کو برابر ذکر فرمایا چنانچہ ارشاد ہے سَمّٰعُوْنَ لِلْکَذِبِ اَکّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ اور فرمایا لَوْلَا یَنْھٰھُمُ الرَّبّٰنِیُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِھِمُ الْاِثْمَ وَاَکْلِھِمُ السُّحْتَ پس غیبت کو سُن کر خاموش رہنا حرام ہے - اور فرمایا اِنَّکُمْ اِذًا مِّثْلُھُمْ اور اسی نظر سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلْمُغْتَابُ وَالْمُسْتَمِعُ شَرِیْکَانِ فِی الْاِثْمِ **چہارم** ہاتھ پاؤں اور دوسرے اعضاء کو بری باتوں سے روکنا اور افطار کے وقت شکم کو شبہات سے باز رکھنا کیونکہ اگر حلال سے دن بھر بند رہے اور حرام پر افطار کیا تو روزہ کچھ نہ ہوا - اور ایسے روزہ والے کی مثال ایسی ہے کہ کوئی شخص ایک محل بنا دے اور ایک شہر کو منہدم کرے - اس لئے کہ حلال کھانے کی کثرت مضر ہوتی ہے اور روزہ اس کی کمی کے لئے ہوتا ہے - اور جو شخص کہ بہت سی دوا کھانیکے ضرر سے ڈر کر زہر کھانا اختیار کرلے وہ بیوقوف ہے - اور حرام کھانا ایک زہر ہے جو دین کو ہلاک کرتا ہے - اور حلال ایک دوا ہے کہ اس کا کمتر کھانا مفید اور زیادہ کھانا مضر ہے اور روزے سے غرض حلال کی کمی سے ہے - اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کَمْ مِنْ صَائِمٍ لَیْسَ لَہٗ مِنْ صَوْمِہٖ اِلَّا الْجُوْعُ وَالْعَطَشُ اس میں بعضوں نے یہ کہا ہے - کہ مراد اس شخص سے ہے جو حرام پر افطار کرے اور بعضوں کا یہ قول ہے کہ وہ شخص مراد ہے جو طعام حلال سے رُکا رہے اور افطار لوگوں کے گوشت یعنی غیبت سے کرے جو حرام ہے اور بعض کہتے ہیں کہ وہ شخص مقصود ہے جو اپنے اعضا کو گناہوں سے نہ بچا دے - **پنجم** یہ کہ افطار کے وقت حلال غذا اتنی نہ کھا دے کہ

کہ پیٹ بھی نہ بہا وے کیونکہ خدا تعالےٰ کے نزدیک کوئی ظرف اتنا بُرا نہیں جتنا شکم حلال سے بھرا ہوا۔ اور ایک وجہ یہ ہے کہ روزہ سے آدمی شیطان کو کسطرح دبا دیگا اور شہوت کو کیسے توڑے گا۔ جس صورت میں کہ تمام دنیا کی بھوک و پیاس کا تدارک افطار کے وقت کریگا۔ اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کھانے کے اقسام روزہ میں زیادہ ہی ہوتے ہیں چنانچہ عادت ٹھہر گئی ہے کہ سب کہانوں کو رمضان کے لئے رکھ چھوڑتے ہیں۔ اور رمضان میں اتنا کہا جاتے ہیں کہ اور دنوں میں کئی مہینے میں بھی نہ کہا دیں۔ اور ظاہر ہے کہ روزہ سے مقصود پیٹ کا خالی رکھنا اور خواہش کا توڑنا ہے بایں غرض کہ نفس تقویٰ پر قوی ہو جاوے اور جس صورت میں کہ صبح سے شام تک تو معدہ کو ٹالا یہاں تک کہ اس کی خواہش جوش میں آئی۔ اور رغبت قوی ہوئی پھر لذیذ چیزیں کہائیں۔ اور خوب سیر کر دیا تو صاف بات ہے کہ اس کی لذت اور قوت دوبالا ہوگی اور وہ خواہشیں ابھریں گی کہ اگر بالفرض بے روزہ رہتا۔ تو نہ ابھرتیں۔ غرضکہ روزہ کی روح اور اصل یہ ہے کہ جو قوتیں کہ برائیوں کیطرف کھینچنے کے وسیلے اور شیطان کے دائویں وہ ضعیف ہو جاویں۔ اور یہ بات بدوں کم کہانیکے میسّر نہیں ہوتی یعنے اتنی ہی غذا کہا وے جتنی بدوں روزہ رکھنے کے ہر شب میں معمول تھا۔ اور جس صورت میں کہ دوپہر کی غذا اور شب کی غذا کو ایک ساتھ کہا لیا۔ تو روزہ سے فائدہ نہ ہوگا۔ بلکہ مستحب یہ ہے کہ دن کو نہ سووے تاکہ بھوک اور پیاس کو معلوم کرے اور قوتوں کے ضعیف ہونے پر آگاہ ہو۔ اور کچھ ایک ضعف رات کو بھی بنا رہے تاکہ تہجد اور وظایف پر آسانی ہو اور کیا عجب ہے کہ اس صورت میں شیطان اس کے دل کے گرد نہ پھٹکے اور وہ آسمان کے ملکوت دیکھ لے۔ اور شب قدر اسی رات کا نام ہے جس میں کچھ ملکوت آدمی پر منکشف ہوں۔ اور خدا تعالےٰ کے قول سے بھی یہی مراد ہے کہ فرمایا اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ۔ اور جو شخص اپنے دل اور سینے کے درمیان غذا کی آڑ کرے گا۔ وہ اس سیر ملکوت سے محجوب رہیگا اور جو آدمی اپنا معدہ خالی رکھیگا اس کو بھی حجاب دور ہونے کے لئے اسی قدر کافی نہیں۔ جب تک کہ اپنی ہمت کو غیر اللہ سے خالی نہ کرے کہ تمام بات یہی ہے۔ اور اس سب کی اصل غذا کی کمی ہے۔

ششم :۔ یہ کہ بعد افطار کے دل خوف و رجا سے وابستہ اور متردد رہنا چاہیئے۔ کیونکہ معلوم نہیں کہ اس کا روزہ مقبول ہوکر مقربین کے زمرہ میں اس کا شمار ہوا یا روزہ نامنظور ہوا۔ اور خفگی کے مستحقوں میں متصور ہوا۔ اور ہر عبادت کے فارغ ہونے پر اسی طرحکا حال ہونا چاہیئے چنانچہ حضرت حسن بصری رح سے مروی ہے۔ کہ عید کے روز اُن کا گذر کسی قوم پر ہوا۔ جو ہنس رہی تھی آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے رمضان کے مہینے کو اپنی مخلوقات کے لئے دوڑنے کا میدان مقرر فرمایا ہے کہ سب آدمی اس کی اطاعت کیلئے اس کے اندر دوڑیں تو کچھ لوگ تو آگے بڑھ کر اپنے مطلب کو پہونچ گئے اور کچھ پیچھے رہ کر ناامید ہوئے۔ پس جو دوڑیں کہ جلدی کرنے والے اپنے مطلوب کو پونچے اور باطل والے محروم رہے۔ اس روز میں ہنسی اور کھیل کرنے والے سے بڑا تعجب ہے۔ بخدا اگر حقیقت حال واضح کردیجاوے۔ تو مقبول آدمی کو اتنا سرور ہو کہ اس کو کھیل سے باز رکھے۔ اور نامنظور کو اتنا غم ہو کہ اس کو ہنسی سے روکدے۔ اور احنف بن قیس سے کسی نے کہا کہ تم بوڑھے بزرگ شخص ہو اور روزہ تمکو ضعیف کردیتا ہے بہتر ہے۔ کہ اس کے لئے کوئی اور سبیل کرد فرمایا کہ میں روزہ کو ایک بڑے لمبے سفر کے لئے تیار کرتا ہوں۔ اور خدا تعالےٰ کی طاعت پر صبر کرنا اس کے عذاب پر صبر کرنے کی نسبت کہیں آسان ہے۔ بالجملہ روزہ میں چھ باتیں باطنی یہ تھیں جو مذکور ہوئیں۔ اب اگر یہ کہو جو شخص شکم اور شرمگاہ کی شہوت سے باز رہنے پر کفایت کرتا ہے۔ اور ان باتوں کو بجا نہیں لاتا تو فقہائیہ کہتے ہیں کہ اس کا روزہ درست ہے۔ پس اس کے کیا معنے ہیں کہ فقہا تو درست بتادیں۔ اور تم صحیح نہیں بتاتے۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ ظاہر کے فقہاء ظاہری شرطوں کا اثبات ایسی دلیلوں سے کرتے ہیں۔ جو باطنی شرطوں میں ہماری بیان کی ہوئی دلیلوں سے نہایت ضعیف ہیں خصوصاً غیبت وغیرہ کے باب میں مگر چونکہ فقہائے ظاہری حکم ایسی ہی چیز پر لگاتے ہیں جسمیں غافل اور دنیا کے متوجہ لوگ بھی داخل ہوسکیں اسلیئے ان کو شروط ظاہری کے بموجب صحیح کہنا پڑتا ہے۔ اور علمائے آخرت کی غرض صحت سے قبول ہونا ہے اور قبول ہونے سے اُن کی مراد مقصود کو پہونچنا ہے اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ روزہ سے مقصود یہ ہے کہ خدائے تعالےٰ کے اخلاق میں جو ایک خلق صمدیت ہے یعنے بھوک اور پیاس وغیرہ کا نہ ہونا اس کو اپنی عادت کریں۔ اور شہوات سے رکنے میں حتے الوسع فرشتوں کی اقتدا کریں۔ کہ وہ شہوات سے پاک ہیں اور انسان کا مرتبہ چوپاؤں کے مرتبہ سے تو اوپر ہے اس لئے کہ نور عقل سے اپنی شہوات کے توڑنے پر قادر ہے اور فرشتوں کے مرتبہ سے نیچے ہے۔ بایں وجہ کہ اس پر شہوات غالب ہیں اور ان کے دبانے میں مبتلا کیا گیا ہے۔ اسی لئے جب کبھی یہ شہوات میں ڈوبتا ہے تو اسفل السّافلین میں اتر جاتا ہے اور بہائم کے زمرہ میں لاحق ہو جاتا ہے۔ اور جس وقت کہ شہوات کو اکھاڑتا ہے تو اعلےٰ علیین کی طرف ابھر کر فرشتوں کے کنارہ سے جا لگتا ہے۔ اور فرشتے اللہ تعالےٰ کے نزدیک ہیں اور جو کوئی اُنکا اقتدا کرتا ہے۔ اور اُن کی سی عادتیں اختیار کرتا ہے۔ وہ بھی ان کیطرح خدائے تعالےٰ سے قریب ہو جاتا ہے۔ کہ قریب کا ہمشکل بھی قریب ہی ہو جاتا ہے۔ اور یہ قرب مکان اور فاصلہ کے اعتبار سے نہیں بلکہ صفات کے لحاظ سے ہے۔ پس جبکہ روزہ کی اصل ارباب عقل اور اہل دل کے نزدیک یہ ٹھہری تو ایک غذا کے دیر کر دینے اور شام کو دونوں کو ایک ساتھ کھا لینے اور دن بھر اور شہوات میں ڈوبے رہنے سے کونسا فائدہ ہے اور اگر اس جیسے روزہ سے بھی فائدہ ہوتا تو اس حدیث شریف کے کیا معنے ہیں۔ کہ کم مِنْ صَائِمٍ لَیْسَ لَهٗ مِنْ صَوْمِهٖ اِلَّا الْجُوْعُ وَالْعَطَشُ۔ اور اسی وجہ سے حضرت ابو درداء رضہ نے فرمایا ہے کہ دانا آدمیوں کا سونا اور افطار کرنا کیا خوب ہے بیوقوفوں کے روزہ اور بیداری کو کیسا بُرا جانتے ہیں۔ اہل یقین اور تقویٰ کا ایک ذرہ مغالطہ والوں کی پہاڑوں کے برابر عبادت سے افضل اور غالب ہے اور اسی وجہ

سے بعض علماء نے فرمایا ہے کہ بہت سے روزہ دار افطار کرنے والے ہیں۔ اور بہت سے افطار کرنے والے روزہ دار ہوتے ہیں۔ یعنے افطار والے روزہ دار وہ لوگ ہیں۔ جو اپنے اعضاء کو گناہوں سے محفوظ رکھکر کھاتے پیتے ہیں۔ اور روزہ دار افطار کرنے والے وہ لوگ ہیں کہ بھوکے پیاسے تو رہتے ہیں۔ مگر اپنے اعضا کو مقید نہیں رکھتے۔ اور روزہ کے معنے اور اس کی اصل کے سمجھنے سے یہ معلوم ہوگیا۔ کہ جو کوئی کہانے اور صحبت سے تو بچا رہا اور گناہوں کے ارتکاب سے روزہ کو افطار کرے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی وضو میں اپنے کسی عضو پر تین بار مسح کرے کہ ظاہر میں تو تین بار ہوگیا۔ مگر اصل مقصود جو ہونا تہا۔ وہ چھوڑ دیا۔ تو اس کی نماز بباعث اس کی جہالت کے اسی پر واپس کی جاوے گی۔ اور جو شخص کہ کہانے سے افطار کرے اور اپنے اعضاء کو برائیوں سے باز رکھے۔ تو اس کی مثال ایسی ہے کہ وضو میں کوئی اپنے اعضاء کو ایک ایک بار دہووے تو اس کی نماز انشاء اللہ مقبول ہوگی اس نے اصل فرض کو ادا کیا گو فضیلت کا تارک ہوا۔ اور جو شخص کہانے پینے سے روزہ رکھے اور اعضاء سے روزہ رکھے یعنے ان کو برائیوں سے روکے۔ اس کی مثال ایسی ہے۔ کہ اپنے ہر ایک عضو کو تین بار دھووے تو یہ شخص اصل اور فضیلت دونوں کا جامع ہوگا۔ جو مرتبۂ کمال ہے۔ اور آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اِنَّ الصَّوْمَ اَمَانَۃٌ فَلْیَحْفَظْ اَحَدُکُمْ اَمَانَتَہٗ

اور جب کہ آپ نے یہ آیت پڑہی اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰی اَھْلِھَا تو اپنے دست مبارک کو اپنے کان اور آنکہ پر رکھکر ارشاد فرمایا۔ کہ کان سے سننا اور آنکہ سے دیکہنا امانت ہے اور اگر سننا دیکہنا روزہ کی امانتوں میں سے نہ ہوتا۔ تو آپ یہ ارشاد نہ فرماتے کہ اگر کوئی لڑائی کرے تو کہدو کہ میں روزہ دار ہوں۔ یعنے میں نے اپنی زبان کو امانت رکہا ہے۔ میں اس کی حفاظت کرتا ہوں۔ تیرے جواب دینے میں اس کو کیسے چہوڑ دوں۔

اور جبکہ معلوم ہوا۔ کہ ہر ایک عبادت کیلئے ایک ظاہر اور ایک باطن اور ایک پوست ہے اور ایک مغز اور اس کے پوست کے بہت سے درجے ہیں اور ہر درجے کے بہت سے طبقات ہیں۔ کہ اب تم کو اختیار ہے چاہو مغز کو چہوڑ کر پوست پر قناعت کرو۔ یا زمرہ اہل خرد میں داخل ہونا پسند کرو۔

ڈاک ولائیت

اس شریعت کو بدلو

بائبل کے پڑہنے والوں پر ظاہر ہے۔ کہ بائبل کے دو حصے ہیں۔ ایک پورانا عہد نامہ کہلاتا ہے۔ اور دوسرا نیا عہد نامہ پورانا عہد نامہ وہ ہے۔ جس میں حضرت موسےٰ پر اُتری ہوئی شریعت اور دیگر انبیاء کے صحف اور یہودیوں کی تاریخی کتب شامل ہیں۔ نیا عہد نامہ اُسے کہا جاتا ہے۔ جن میں یسوع کے حالات چند آدمیوں کے لکھے ہوئے اور یسوع کے حواریوں اور غیر حواریوں کے چند خطوط درج ہیں۔ اس قابل قدر مجموعہ میں سب سے زیادہ قابل توجہ موسیٰ کی شریعت ہے۔ اور سب سے اول شمار ہونی چاہیے اور غیر حواری پولوس کے نام کے خطوط ہیں جو سب سے آخر رہنے چاہئیں۔ موسیٰ خدا کا نبی شریعت کا لانیوالا ہے۔ اور پولوس جو ہی چہوڑ حواری بھی نہ تھا۔ بلکہ یسوع کی زندگی بہر جیسا کہ موجودہ اناجیل سے ظاہر ہے اس کا جانی دشمن رہا۔ اس شریعت کو منسوخ کرنیوالا ہے۔ میں جب کبھی سلسلہ احمدیہ کے آئندہ پر غور کرتا ہوں اور بلحاظ مماثلت مسیحیت پورانی تاریخ کو آنے والے زمانہ کے صفحات میں پڑہنا چاہتا ہوں۔ تو پولوس کا خیال میرے دل میں زلزلہ ڈال دیتا ہے۔ کہ نہ ا... کرے کہ اس قوم میں بھی ایسا شخص پیدا ہو جو شریعت محمدی کو غیر ضروری قرار دے۔ اور صرف مرزا صاحب پر ایمان لانے میں نجات کی بنیاد رکھے۔ ہاں حضرت مرحوم مغفور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند اشعار ضرور تشفی دیتے ہیں۔ کہ وہ فتن جو مسیح اور اس کی جماعت پر پڑے تھے۔ اُن سے خدا ہم کو بچالے گا۔

اور وہ یہ ہیں :-

عیر کیا جانے کہ دلبر سے ہمیں کیا جوڑ ہے
وہ ہمارا ہوگیا اس کے ہوئے ہم جاں نثار

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

اک شجر ہوں جسکو داودی صفت کے پہل لگے
میں ہوا داوٗد اور جالوت ہے میرا شکار

پر مسیحا بن کے میں بھی دیکھتا روئے صلیب
گر نہ ہوتا نام احمدؐ جس پہ میرا سب مدار

ہمارا مسیح صرف مسیح ہی نہیں۔ بلکہ وہ احمدؐ بھی ہے اور محمدؐ بھی ہے۔ اور ہم اللہ تعالےٰ کے فضل اور کرم سے امید واثق رکہتے ہیں۔ کہ پولوس سافتنہ پرداز کوئی ہم میں نہ ہوگا۔ ہاں خدا تعالےٰ کے وعدہ کے مطابق خدا تعالےٰ کے نبی اور رسول آیا کریں گے۔ جو ضرورت زمانہ کے مطابق خدا تعالےٰ کے احکام سناتے رہینگے۔ اور ہم نہیں سمجہ سکتے کہ کیا ہی شان ہوگی۔ اس نبی اللہ کی جسکے متعلق وحی الہی نے خبر دی ہے کہ کَاَنَّ اللّٰہُ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ۔ گویا خدا آسمان سے اترا ہے۔ الہامی پیشگوئیوں کی صحیح حقیقت اپنے وقت پر ہی جاکر کھلتی ہے پہلے سے انسان کیا قیاس کرسکتا ہے۔

غرض پولوس نے جسکو خواہ مخواہ رسول کا لقب دیا گیا تہا شریعت کی بالکل صفائی کردی تہی اور اعتقادی اور عملی رنگ میں یسوعی دنیا کسی شریعت کی پابند نہیں۔ تاہم دس احکام موسیٰ جو الواح پر اترے تھے۔ اُن کو اب تک یسوعی لوگ اپنی کتابوں میں لکہتے اور یاد کرتے چلے آتے ہیں۔ لیکن اب جیسا کہ رسالہ کریچن بابت ماہ جولائی ۱۹۱۱ء مطبوعہ شہر ڈلور اطلاع دیتا ہے۔ کہ پادریوں کی ایک انجمن میں پادری صاحب نے دس احکام کی ترمیم کا ایک رزولیوشن پیش کیا ہے۔ جسکے جواب میں ایک رومی پادری کارڈینل گنبس صاحب نے سختی سے جواب دیا ہے کہ یہ کفر ہے کہ خدا کے کلام میں ہم کچہ تبدیلی کریں۔ رسالہ کریچن کا اڈیٹر اس پر نوٹ چڑہاتا ہے کہ گنبس صاحب خفا کیوں ہوتے ہیں۔ دس احکام موسوی کے عوض میں تو خداوند یسوع نے خود ترمیم کرکے صرف دو احکام مقرر کردیئے ہوئے ہیں۔ کہ خدا سے محبت کرو اور پڑوسی سے اور بس۔ بائبل تو خود ہی اپنی حالت پر قایم نہیں رہی۔ اور اس میں بہت کچہ کمی بیشی ہوگئی ہے۔ لیکن اب رہی سہی عبارات کی ترمیم تحریف یسوعی محققین کرنے لگے ہیں۔ خدا ہی خیر کرے رسالہ مذکور کا ایڈیٹر اس پر لکہتا ہے۔ کہ خداوند یسوع مرگیا ہے۔ اگر وہ زندہ ہے تو کیوں نہ براہ راست اس سے دریافت کیا جائے کہ ان احکام میں کہانتک تبدیلی جائز ہے اس زمانہ میں یسوع کی زندگی کا ثبوت دینے کیواسطے ایک بیچارے ڈوئی صاحب اُٹھے تھے۔ اور مدعی ہوئے تھے۔ کہ یسوع زندہ ہے اور مجہ سے ہمکلام ہوتا ہے سو وہ اسلامی نبی کے مقابلہ میں نہ صرف خود ہی ہلاک ہوگئے۔ بلکہ اپنے الہام کنندہ کی وفات کا بہی ثبوت دے گئے۔

نماز جنازہ :- برادران السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ میری والدہ محترمہ نے گذشتہ پنجشنبہ کو رحلت فرمایا۔ مرحومہ احمدیہ تہیں سب بہائیوں سے درخواست ہے کہ مرحومہ کا جنازہ پڑہکر مجہے ممنون فرمائیں

شیخ غلام احمد صاحب پونچھ سے واپس بخیگا نبگیال سے ہوکر چکوال گئے ہیں۔ وہاں سے گوجرخان ۔ مسہ کسوال ۔ جہلم ہوتے ہوتے ہوئے امید ہے کہ ۲۳- اگست تک قادیان پہونچ جائیں گے

کنجاہ شیخ نورالدین صاحب کنجاہی کی درخواست ہے کہ ان کے فرزند ارجمند عزیز القدر محمد نواب الدین پاس یافتہ مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کی تقریب پر چند آدمی یہاں سے بھیجے جائیں ۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے عاجز راقم (محمد صادق ایڈیٹر بدر) اور مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کو حکم دیا ہے کہ کنجاہ جائیں۔ تاریخ شادی اس ماہ کے آخر میں ہے۔ راستہ میں بھی بعض ضروری کاموں کیواسطے عاجز کو چند روز ٹھہرنا پڑے گا+

مدینۃ المسیح حضرت امیرالمومنین کی صحت بفضل اللہ المتعال اچھی ہے ۔ صاحبزادہ بشیرالدین محمود احمد صاحب شملہ لکچر دینے کیلئے تشریف لے جانے والے ہیں۔ گرمی سخت پڑ رہی ہے خدا کی رحمت کے نزول کا انتظار ہے۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول و مدرسہ احمدیہ ۱۵- اگست ۱۹۱۱ء سے بہ تقریب تعطیلات موسم گرما ۳۰ ستمبر تک بند ہو گئے ہیں طلباء ۱۶- اگست کی صبح کو یہاں سے اپنے اپنے وطنوں کو چلے گئے ہیں دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ انہیں بخیر عافیت رکھے اور سلامتی کیساتھ واپس لائے ۔ ایام رخصت میں اپنے والدین اور اقرباء کیواسطے آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب ہوں اور یہاں کی تربیت کا نیک نمونہ اپنے وطن کے سامنے پیش کریں۔

اطلاع لیکچر کفارہ ایک ہزار مفت تقسیم ہوچکا اب ۲ر قیمت پر جو صاحب چاہیں منگا لیں

کتاب الصیام مفصلہ ذیل مضامین کا جامع رسالہ مصنفہ قاضی اکمل صاحب ۔ وجہ تسمیہ رمضان روزہ رکھنے کا مقصد ۔ دوسرے فوائد ۔ ماہ رمضان کے تقرر کی حکمت ۔ روزہ کب رکھنا چاہیئے ۔ رمضان کیا مبارک مہینہ ۔ روزہ رکھنے والیکا درجہ ۔ روزہ کے لئے نیت ضروری روزہ کیحالت میں کن باتوں کا لحاظ ضروری ہے روزہ رکھنے کا وقت ۔ کن حالتوں میں روزہ نہیں رکھنا چاہیئے ۔ روزہ کے نواقض ۔ ان باتوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا ۔ کس وقت روزہ کھولنا چاہیئے۔ روزہ کھولتے وقت کیا دعا پڑھیں۔ مقام رمضان ۔ اعتکاف ۔ عید الفطر ۔ امام کے متعلق طریق نماز عید ۔ صدقۃ الفطر کس پر ہے اور کتنا ۔ مدلل بآیات وحدیث قیمت صرف ار

ضرورت نکاح

ایک احمدی دوست نوجوان عمر ۲۱ سال قوم زمیندار وڑائچ ساکن راجیکی ضلع گوجرانوالہ جو نہایت ہی صالح خلیق اور شریف آدمی ہیں۔ اور جنکی علاوہ زمینداری آمد کے انیس روپیہ ماہوار تنخواہ ہے کسی احمدی زمیندار خاندان سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ جو صاحب پسند فرماویں دفتر بدر میں اطلاع دیں

۲ ہمارے ایک معزز شریف آسودہ حال نوجوان دوست شرعی ضروریات کے سبب دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں ۔ خط وکتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہوگی۔

۳- ایک احمدی نوجوان غریب الطبع قوم کا ارائیں ضلع گوجرانوالہ کا باشندہ ہے عمر ۲۰ سال تنخواہ سترہ روپیہ ماہوار بوعدہ ایک روپیہ سالانہ ترقی مستقل سرکاری ملازم نکاح کا خواہاں ہے ۔ اہل حاجت سید غلام حسین صاحب ڈسٹرکٹ اسسٹنٹ حصار سے خط وکتابت کریں

۴- ہمارا ایک بھائی جو خدا کے فضل سے نیک منکسر المزاج دیندار احمدی حاجی عمر ۱۸ سال ۔ خواندہ اصل وطن چکوال ضلع جہلم ۔ اس کے لئے ایک رشتہ کیضرورت ہے مفصلہ ذیل پتہ پر خط وکتابت ہو۔ ۶۱ء
(محمد امین فضل کریم کالج سٹریٹ کلکتہ)

رسید زر

۹- جون ۱۹۱۱ء

محمد شریف صاحب ۲۵۵۱ عہ غوث محمد صاحب ۲۵۱۰ عصر رئیس الدین احمد ۱۳۵۲ للعہ محمد یوسف صاحب ۲۷۵۹ عہ

۱۰- ۱۲- جون ۱۹۱۱ء

علی احمد صاحب ۱۵۹۱ عا عمرالدین صاحب ۹۳۰ سے میر مراد علی صاحب ۱۰۵۵ للعہ عبدالرحمٰن صاحب ۲۴۳۰ للعہ

مورخہ ۱۳- جون ۱۹۱۱ء

عطا محمد صاحب ۲۷۴۷ عہ

۱۶- ۱۴- جون ۱۹۱۱ء

عمرالدین صاحب ۶۴۵ عہ لعل شاہ برق ۷۷۶ عصر عبدالرحمٰن صاحب ۵۹۳ للعہ شمس الدین صاحب ۲۰۹۳ عہ

۱۷- ۱۸- جون ۱۹۱۱ء

شیخ تیمور صاحب ۱۲۰۱ سے حسن محمد صاحب ۱۱۹۸ عہ

۱۹- ۲۰- جون ۱۹۱۱ء

محمد عمر صاحب ۱۲۹۷ للعہ برکت علی صاحب ۲۷۰۰ للعہ

۲۳- ۲۴- جون ۱۹۱۱ء

عبدالکریم صاحب ۲۷۷۳ عہ رحمت اللہ بیگ ۱۸۷۴ عہ اللہ دتا صاحب ۲۷۵۳ للعہ

یکم جولائی ۱۹۱۱ء

عالمگیر خان ۱۳۵۹ عصر سید منظور علی صاحب ۲۴۷۷ عار فضل احمد صاحب ۱۰۹۲ عصر

حضرت مولانا مولوی محمد سرور شاہ صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن مجید کے نوٹ

پارہ اٹھائیسواں

رکوع نمبر (۱)

(سورہ مجادلہ رکوع ۱)

۲۴ - جولائی سنہ ۱۹۱۱ء

حق پہونچانے اور منوانے کے ذرائع مین سے ہین - بینات - تاکہ لوگ ہر عمل مین اعتدال پر قائم ہو جاوین -

مگر لوگ پھر بھی اس کا خلاف کرتے ہین ایسے لوگون کے لئے حدید فیہ باس شدید ہے - پس پہلے بینات سے حق پھیلا دیا جاوے - پھر جو مفسد ہین - اُن کے دفع شر کے واسطے حدید (تلوار) ہے - اس کے بعد ضرورت نبوت اور اس پر ایمان لانے کے برکات بتا کر یہ جتایا - خدا جس پر چاہے فضل کرے وہ ایک عورت کی پکار بھی سُنتا ہے -

تجادلک فی زوجھا - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا - کہ جس رواج مین شرک وکفر نہ ہوتا - وہ اُسے قائم رکھتے یا سکوت فرماتے - جب تک کوئی خاص وحی الٰہی نہ آوے -

ایک بی بی سے مرد نے ظہار کیا - پھر دونون نے رجوع چاہا - آپ نے فرمایا اب کیون کر مل سکتے ہو - تو اس عورت کی فریاد پر یہ آیات نازل ہوئین -

بعض مفسرین اس طرف بھی گئے ہین کہ یہ زینب کے متعلق ہے - وہ اپنے خاوند زید کے بارے مین اللہ کے حضور فریاد کرتی - آخر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے نکاح کر لیا اور اس طرح پر اس رسم کا قلع قمع ہوا جو مُنہ بولے بیٹے کی بیوی سے نکاح حرام سمجھتے تھے -

چون کہ ظہار بھی اسی قبیل سے ہے اس مناسبت سے اس کا ذکر ساتھ آیا - یعنے جیسے کوئی اجنبی لڑکا بیٹا کہنے سے بیٹا نہین بن جاتا - اسی طرح بیوی کو ماں کہنے سے وہ ماں نہین بن جاتی -

یظھرون - ظہار کہتے ہین اپنی بی بی کو - یہ کہنا انت علیّ کظھر اُمّی اس سے رجوع کا کفارہ بتاتا ہے -

فاطعام ستین مسکیناً - چون کہ اس کے ساتھ من قبل ان یتماسا کی قید نہین اس لئے حنفیون کے نزدیک اس صورت مین پہلے بھی مس جائز ہے اور ایسا ہی متتابعین ساتھ نہین اسلئے ایک مسکین کو بھی ساٹھ روز یا متفرق اوقات مین کھلا سکتے ہین - ۶۰ مسکینون کو یکدم -

ذلک لتؤمنوا باللہ ورسولہ - دین مین تشدد کیا جاوے تو اعتقاد باطل ہو جاتا ہے - اور عبادت مین اخلاص وجوش نہین رہتا بلکہ نافرمانی تک نوبت پہونچتی ہے - اس لئے یہ سہولتین جو اوپر گزرین - اللہ اور اس کے رسول پر ایمان بڑھانے کا موجب ہین -

احصٰہ اللہ - اللہ نے محفوظ وضبط کر لیا -

۲۵ - جولائی سنہ ۱۹۱۱ء

پارہ ۲۸ رکوع ۲ - سورہ مجادلہ رکوع ۲

بما لم یحیک بہ اللہ - یعنے اپنے اخلاص کے اظہار کے واسطے ایسے ایسے آداب بجا لاتے ہین - جو خدا کے مقرر کردہ سلام سے بھی بڑھ چڑھ کر ہون (۲) ایسے طور پر سلام دیتے ہین جو خدا نے اس طور پر دُعا نہین دی -

قیل لکم - جب تم کو کہا جاوے -

تفسحوا - کھل جاؤ - النجوی کے لئے مجلس ضروری ہے اس لئے اس کے احکام فرمائے - پھر جن لوگون نے مسیح موعود ؑ کو دیکھا ہے اور اس کی مجلس مین بیٹھے ہین وہ جانتے ہین - کہ نبی مین ایک خاص کشش ہوتی ہے اور اس وقت کھل کر بیٹھنا بہت مشکل ہوتا - اگر صریح حکم نہ آتا -

یرفع اللہ - یہ اس اطاعت کا انعام ہے کہ ایسے مومن کا رفع درجات ہوگا -

والذین اوتوا العلم - نبی کریم کا ارشاد تھا کہ اہل علم مجھ سے نزدیک بیٹھا کرین - مگر بما تعملون خبیر - مین جتا دیا - کہ رفع درجات تو اعمال پر ہے -

ءاشفقتم - مفسرین نے غلطی سے سمجھا ہے کہ پہلی آیت منسوخ ہے یہ صحیح نہین - بات یون ہے - کہ لفظ صدقہ کا رکھا ہے اور نبی کریم اور آپ کے اقربا پر صدقہ حرام تھا پس صاف ظاہر ہے - کہ یہ حکم کسی طمع کی بنا پر نہ تھا اور صدقہ کا لفظ وسیع ہے - اچھی بات پر بھی صدقہ کا اطلاق ہوا ہے - رستے سے ایذا کا ہٹانا - رستہ بتانا بھی صدقہ ہے - پھر اگر حقیقی معنے مال دینے کے بھی لئے جاوین - تو بھی کوئی اعتراض نہین - کیونکہ فان لم تجدوا فان اللہ غفور رحیم - فرمادیا جن کے پاس ہو پھر بھی وہ نہ دین اور یہ نہ دینا اس حالت مین ہے - کہ اللہ نے اس پر رجوع برحمت کیا ہے - تو نمازین قائم کرو - اور فرض صدقہ ہی دے دو -

۲ - جولائی سنہ ۱۹۱۱ء

(پارہ ۲۸ - رکوع ۳ - سورہ مجادلہ رکوع ۳)

تو لوا قوماً غضب اللہ ۔ جب کسی غضبی قوم سے تعلّق رکھا جاوے تو اس کا نتیجہ عذاب شدید ہے ۔ اور غضبی قوم سے تولاء کرنے والے مؤمن قوم میں سے نہین ۔

عذاب مھین ۔ چون کہ انہون نے اپنی ہر دل عزیزی و عزّت قائم کرنے کے لئے دونون گروہون سے تعلّق رکھا اس لئے ان کے لئے عذاب ذلیل کرنے والا ہے ۔ وہ دنیا ہی مین ذلیل ہوتے ہین ۔

ھم الکذبون ۔ باوجود دشمنون سے اپنا اعتبار قائم کرنے کی کوشش کے وہ جھوٹے ثابت ہون گے ۔

لا تجد قوماً ۔ غور کا مقام ہے کہ کسی شخص کے دل مین اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان ہو اور پھر وہ اللہ اور اس کے رسُول کے دشمنون سے دوستی رکھتا ہو ۔ ایسا نہین ہو ۔۔

سُورۂ مجادلہ کے نوٹ ختم ہوئے

آغاز سُورۂ الحشر رکوع ۱

۲۷ ۔ جولائی سنہ ۱۹۱۱ء

سبّح للہ ۔ تسبیح کا صفات مین استعمال ہے ۔ اور تقدیس کا افعال مین ۔ سبّح بصیغہ ماضی آیا ہے تا یہ ثابت ہو کہ اس سے پہلے بھی تسبیح ہوتی رہی ہے ۔
آگے ایک واقعہ بیان کرتا ہے جس سے ثابت ہو گا ۔ کہ زمین و آسمان اس امر مین اب متفق مین ۔ کہ خدا تعالےٰ تمام نقصون سے مُبرّا اور عیبون سے منزّہ ثابت ہو ۔

اخرج الّذین کفروا من اھل الکتٰب ۔ اہل کتاب اس لئے تا ظاہر ہو کہ وہ کفار جن کو اپنے علم اور فنون جنگ پر گھمنڈ تھا یہ قوم بنی نضیر کا حال ہے ۔ جو در پردہ کفّار مکّہ سے ملے ہوئے تھے ۔

یخربون بیوتھم بایدیھم ۔ ان کو ملک شام مین جلاوطنی کا حکم ہُوا ۔ وہ اپنا مکان گرا کر اس مین سے قیمتی لکڑیان لے جانے پر ساعی ہوئے ۔

بقیّہ رکوع

۲۷ ۔ جولائی سنہ ۱۹۱۱ء

ما افاء اللہ ۔ جو مال جنگون مین حاصل ہوتے ہین وہ بالعموم تین قسم ہین (۱) ایک وہ جو جنگ کر کے حاصل کیا جائے اُسے مال غنیمت کہتے ہین ۔
(ب) جنگ نہین ہوئی اور رُعب سے مل گیا اس کا نام فَے ہے ۔
(ج) جنگ مین انعام مقرر ہو جاتے یا یہ حکم کہ جو کچھ کوئی حاصل کرے اسی کا ہو چکا اس کا نام نفل ہے ۔
یہان فَے کی تقسیم کا ذکر ہوتا ہے ۔

لذی القربیٰ ۔ رسُول کے یا رسُول کے خلفاء کے رشتہ دار ۔
باغ فدک مال فے مین سے تھا ۔ پس شیعون کے اعتراض رد ہو گئے ۔
ما اٰتکم الرسول ۔ یہ خیال پیدا ہو سکتا تھا کہ مجاہدین کو کیون نہین دیا گیا اس لئے فرمایا
یوثرون علےٰ انفسھم ۔ انصار نے بڑے بڑے ایثار کئے ۔ جن کے پاس دو بیویان تھین ۔ بعض نے اپنے مہاجر بھائی کے لئے ایک بیوی کو طلاق دیدی ۔
والّذین جاءو من بعدھم ۔ یہان ایک نکتہ معرفت بعض مفسّرین نے بیان کیا ہے ۔ کہ شیعہ مذہب حق پر نہین کیون کہ ان کا عقیدہ ان کا تبرّا اس اگلی آیت ربّنا اغفرلنا ولاخواننا کے خلاف ہے ۔

۲۹ ۔ جولائی سنہ ۱۹۱۱ء

(۲۸ پارہ رکوع ۵ ۔ سورۂ الحشر رکوع ۲)

لا انتم ۔ بعض مقامات ایسے مین جہان پڑھنے مین احتیاط چاہیئے ۔ لکنّا ھو اللہ ربّی ۔ لکنّ ہی پڑھا جائے گا (ب) لاَاذبحنّہ ۔ لَ اَذبحنّہ پڑھا جاتا ہے (ج) ایسا ہی یہان لَ اَنتم (د) لاَالی اللہ لَ اِلی اللہ ہی پڑھا جائے گا ۔ مفسّرین نے اس پر بحث کی ہے کہ رسم خط مین کیون ایسا ہُوا ۔ یہ قرآن مجید کی حفاظت کا زبردست ثبوت ہے کہ بظاہر قواعد ۔ عام عرف کے خلاف اگر کوئی بات پائی گئی تو بھی قرّاء نے اسے یونہی رہنے دیا ۔

۳۰ ۔ جولائی سنہ ۱۹۱۱ء

پارہ ۲۸ رکوع ۶ سُورۂ الحشر رکوع ۳

واتقوا اللہ ۔ اللہ کے عذاب سے بچنے کی کوشش کرتے رہو ۔
ولتنظر ۔ یہ تقوے کے حصُول اور اس پر قائم رہنے کی عمدہ تدبیر بتائی گناہ کی جڑ غفلت ہے اور غفلت سے بچنے کے لئے آیندہ بہبودی کی فکر چاہیئے اور اپنے اعمال کا محاسبہ ۔
نسوا اللہ ۔ اللہ کو بھول جانا تین طرح پر ہے ایک جیسے دہریّہ کا حال ہے کہ نہ خدا کے قائل نہ اس کے صفات کا اقرار ۔ (ب) خدا کو مانتے ہین ۔ مگر شوخی شرارت سے بھرے ہوئے اعمال ایسے کہ گویا خدا پر ایمان نہین ۔ (ج) غفلت سے ایک وقت ایسا آجاتا کہ حکم الٰہی بجا نہ لائے ۔
فانسٰھم انفسھم ۔ یہ نسوا اللہ کی سزا ہے ۔ مشرک خدا کو بھولتا ہے ۔ تو یہان تک گرتا ہے ۔ کہ پتھر کے آگے سجدہ کرتا ہے ۔ حالانکہ اس پجاری کی ذات پتھر سے ہزار درجہ بہتر ہے مگر وہ اپنے تئین بھول جاتا ہے ۔ (ب) مسلمان بھی اپنی دینی و دنیوی حالتون پر غور کرین کہ کہان سے کہان تک پہونچو ۔

لایستوی - دنیامین ہر فریق مذہب یہی سمجھتا ہے کہ ہم ہی جنتی ہین فرماتا ہے اسی دنیا مین ہم اصحب النار اور اصحب الجنۃ مین امتیاز رکھتے ہیں اور وہ یہ کہ جنتی گروہ مین رُوحانی زندگی ہوتی ہے وہ اسی دنیا مین ثمار جنت پا رہے ہوتے ہین -

الامثال - مثل مثال - جو دوسری باریک بات کو واضح کردے -

آلہ - معبود - متصرف - مرجع خلائق -

السّلٰم - سلامتی والا - سلامتی دینے والا -

المؤمن - امن دینے والا -

المھیمن - باجلال صاحب عظمت حفاظت کرنیوالا -

الجبّار - (۱) بگڑی کا بنانے والا (۲) قابو واختیار والا -

الخالق - کسی چیز کا اندازہ کرنے والا - چنانچہ اس آیت ھو الّذی خلق لکم مافی الارض جمیعًا - مین یہی معنے ہین - کیون کہ چیزین تو قیامت تک پیدا ہوتی رہین گی - خلق کے معنے گھڑنے کے بھی ہین - فتبارک احسن الخالقین - خلق کے معنے دو چیزون کو آپس مین ملانا - یہان پہ پہلے یا تیسرے معنے ہین -

البارئ - حدیث مین آیا ہے - بریٔ النسمۃ - اس روح کو جو ان اجزار مادیہ کے اندر چھپی ہوتی ہے - اس کو درست کرکے - ٹھیک ٹھاک بنا کے ظاہر کرنے والا -

المصوّر - قوہ سے بالفعل لانے والا -

سُورۃ الحشر کے نوٹ ختم ہوئے

آغاز سُورۃ الممتحنہ رکوع ۱

(پارہ ۲۸ رکوع ۷)

مؤرخہ ۳۱ - جولائی سنہ ۱۹۱۱ع

یہ سورۃ مکّی ہے اور مکّی وہ سورتین کہلاتی ہین - جو مدینہ کی طرف ہجرت کرنے سے پہلے نازل ہوئین - دوم - بعض مفسرین کے نزدیک وہ سورتین بھی جو مدینہ سے مکہ کی طرف آنے کے اثنار مین (مثلاً صلح حدیبیہ) نازل ہوئین -

پہلی شق کی بنا پر یخرجون الرسل یہ پیشگوئی ہے - جو اس رکوع کے ابتدا مین بیان ہوئی -

لن تنفعکم - کفّار سے قطع تعلق کی تاکید فرمائی تو اب اس خیال (رشتہ دار - آخر رشتہ دار ہین ان سے تو چارہ نہین) کا ردّ کرتا ہے کہ یہ کسی کام نہین آ سکتے نہ دنیا مین نہ یوم القیامۃ

لقد کان لکم - حضرت ابراہیم اور آپ کے ساتھیون کا بیان فرماتا ہے انھون نے کفار سے الگ ہو کر نقصان نہین اٹھائے اور دین و دنیا مین کامیاب ہوئے -

لاستغفرنّ لک - کہتے ہین کہ آب سے مراد باپ نہین - کیون کہ اس سے استغفار کی ممانعت ہوگئی - اور حضرت ابراھیم کی آخری عمر مین دعا تھی - رب اغفر لی و لوالدیّ - جس سے منع نہین کیا گیا - پس اب اور تھا و الداور۔

فتنۃ للذین کفروا - ہم اون کے لئے فتنہ کا موجب نہ ٹھہرین - یا اس طرح پر بہت دفعہ ایسا اتّفاق ہوتا ہے - کہ ایک شخص کے عمل سے دوسرے کو بدظنی ہوتی ہے اور اس سے ٹھوکر کھا کر وہ پھر ہلاک ہوجاتا ہے -
(۲) ہمین ایسا نہ بنا کہ کفار کے جور و ستم کا محل بن جائین -

یکم اگست سنہ ۱۹۱۱ع

(پارہ ۲۸ رکوع ۸ - سُورۃ الممتحنہ رکوع ۲)

عسیٰ - یہ ایک شاہانہ کلام کا طرز ہے - (ب) بعض اُمور مین مخاطب کی حیثیت کا لحاظ کیا جاتا ہے - جیساکہ یہان پر ہے یعنی بعض باتین دوسرے پر موقوف ہوتی ہین - بطور تقدیر معلق - اگر کوئی یون کرے گا تو یون ہوجائیگا -

ان تولّوا ھم - اس سے ظاہر ہے - کہ دوستی تو کفار سے بہرحال منع ہے -

بین ایدیھن و ارجلھن - محاورہ ہے - "اپنے پاس سے"

فی معروف - حدیث مین ہے - لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ اللہ خلفار کا معصوم ہونا چون کہ قطعی نہین اسلئے یہ شرط فرمائی - معروف عرف من الشرع (۲) جس کا اس قسم کے لوگون سے ہونا ثابت ہو - یعنی حکام جو حکم دیتے ہین اور ان کی اطاعت کی جاتی ہے - عرف (۳) جو جو کام ایسے ہین کہ عرف عام مین اچھے سمجھے جاتے ہین -

سُورۃ الممتحنہ کے نوٹ ختم ہوئے

آغاز سُورۃ الصّف رکوع ۱

(پارہ ۲۸ رکوع ۹)

۲ - اگست سنہ ۱۹۱۱ع

یایّھا الّذین اٰمنوا - چون کہ مومنون کو سمجھ آگئی تھی کہ یہ زمانہ تنزیّہ کا ہے اسلئے ان کو خصوصیت سے خطاب فرمایا -

بنیان مرصوص - دیوارین جن کے جوڑ سیسے اور تانبے کو پگھلا کر بنائے گئے ہون -

و اذ قال - بنی اسرائیل کی بدعہدیون کو یاد دلاتا ہے کہ انھون نے اپنے رسُول کو دُکھ دیا اور نقصان اٹھایا پہلے جنگ کے واسطے اصرار کرتے اور وقت پر کہہ دیا - اذھب انت و ربّک فقاتلا انا ھھنا قاعدون

القوم الفاسقین۔ فاسقین کے معنے خود اللہ تعالیٰ نے فرمائے ہین۔ الّذین ینقضون عھد اللّٰہ من بعد میثاقہٖ ویقطعون ما امر اللّٰہ بہٖ ان یّوصل ویفسدون فی الارض۔ اللہ کے ساتھ جو عہد باندھتے ہین وہ توڑتے ہین اور جن سے تعلقات بڑہانے کو فرمایا اُن سے قطع تعلّق کرتے ہیں۔

جب انسان اس درجہ کو پہونچ جاوے۔ پھر اس کی کیا ہدایت ہوسکتی ہے پھر ہدایت کے معنے تین ہین۔ راستہ دکھانا۔ راستہ پر چلانا اور منزل مقصود تک پہونچانا اور نیکیون کی توفیق دینا۔ پس لایہدی القوم الفاسقین کے معنے یہ ہوئے۔ کہ جو حکم عدولی کرتے ہین۔ اون کو اور نیکی کی توفیق نہین ملتی کیونکہ بد تو بدی مین ترقی کرتا ہے۔

اب دوسری مثال بیان کرتا ہے اور وہ عیسےٰؑ کی قوم ہے۔

مصدّقاً۔ جب مذہب کی باتون مین شکوک پیدا ہوجاتے ہین۔ اور حق و باطل مین تمیز محال ہوجاتی ہے تو خدا کا ایک رسُول مبعوث ہوتا ہے۔ جو صحیح کو صحیح اور غلط کو غلط قرار دیتا ہے۔ اسی کا نام ہے تصدیق۔

من بعدی اسمہ احمدٌ۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم مین دو قسم کے صفات تھے۔ ایک جلالی جس کے لحاظ سے نام محمدؐ تھا اور دوم جمالی جس کے اعتبار سے نام احمدؐ تھا۔ اس دوسری شان کا ظہور اخیر زمانہ مین حضرۃ مسیح موعودؑ کے ذریعے ہوا۔ جس کا نام ہے احمدؐ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم)

ھو الّذی ارسل رسولہ۔ مفسرین نے بالاتفاق لکھا ہے۔ کہ اس رسُول سے مراد مسیح موعودؑ ہے۔ یہ بھی قرینہ ہے۔ اس بات پر کہ اوپر کی پیشگوئی مسیح موعودؑ کے بارے مین ہے۔

مورّخہ ۳۔ اگست ۱۱ء

(پارہ ۲۸ رکوع ۱۰۔ سُورۂ الصّف رکوع ۲)

تجاھدون۔ یعنے پھر اس ایمان کے مطابق عمل کرو۔ اس کے معنے جہاد کے نہین بلکہ کوشش کے۔ اس زمانہ مین حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی اسکی بہترین تفسیر ہے۔ ہم صحابہ کرام کے گروہ آخرین مین سے ہین۔ ہمین اپنی حالتون پر غور چاہیئے۔

واُخریٰ تحبّونھا۔ ایک اور نعمت بھی ہے۔ جسے تم پسند کرتے ہو۔ (۱) بعض مفسّرین نے لکھا ہے۔ یہ اُخریٰ۔ نصر من اللہ وفتح قریب ہے یعنی فتح مکہ (۲) اور بھی جنت مین جن کو تم پسند کرتے ہو وہ فتوحات کے ساتھ ملین گے۔ آخری معنے مجھے پسند ہین۔

انصار اللّٰہ۔ خدا تعالےٰ کو مدد کی ضرورت نہین۔ مگر جب وہ کوئی ارادہ کرتا ہے۔ تو اس ارادے کے پورا کرنے مین جو لوگ جوارح بن کر سعی کرتے ہین وہ انعامات سے حصّہ پاتے ہین۔

سُورۂ الصّف کے نوٹ ختم ہوُئے

آغاز سُورہ الجمعہ رکوع ۱

(پارہ ۲۸ رکوع ۱۱)

مورّخہ ۵۔ اگست سنہ ۱۹۱۱ء

القدّوس۔ جس کے سب افعال عیوب و نقائص سے پاک ہوں۔

العزیز الحکیم۔ اگر کوئی غلبہ کی وجہ سے غالب ہو تو خدا تعالےٰ سب سے بڑھ کر غالب ہے۔ ایسا ہی اگر کوئی حکمت سے غلبہ پانے والا ہے۔ تو خدا تعالےٰ سب سے بڑھ کر حکیم ہے۔

بعث فی الامّیین۔ رسُول کی بعثت خدا تعالےٰ اپنی ذات و صفات کی معرفت کا ذریعہ بتاتا ہے وہ وراء الورا ہستی ہے۔ پس اس کے لیس کمثلہ صفات و افعال کسی بشر کے ذریعے ظاہر ہوتے ہین جس سے حجّت قائم ہوتی ہے۔ کہ " اللہ تعالےٰ ہے" اور وہ متکلم سمیع و بصیر علیم و حکیم قادر و توانا ہے۔ دوسری طرف رسُول کی رسالت کا ثبوت بھی مل جاتا ہے۔ امی منسوب بہ ام القریٰ یا طریقہ معتادہ سے نہین پڑھا۔

وآخرین منھم۔ آخرین کا عطف "ہم" پر ہے۔ تب تو یہ معنے ہون گے وہ رسُول اون کو کتاب سکھاتا۔ ان کا تزکیہ کرتا اور ان کے بعد مین آنے والون کو بھی کتاب سکھاتا ہے۔ دوم۔ یہ کہ اس کا تعلّق بعث سے ہو۔ تب یہ معنے ہونگے کہ اُمّیین مین مبعوث کیا۔ پھر آخرین مین بھی مبعوث ہوگا۔ یعنے بطور بروز (کیونکہ مُردے اس دنیا مین واپس نہین آتے) جبھی تو سب مفسّرین نے لکھا ہے کہ آخرین سے مراد مسیح و مہدی کی جماعت ہے۔

لمّا یلحقوا بھم۔ (۱) اب تک نہین ملے۔ لمّا اس محل پر آتا ہے۔ جو کام ابھی تک نہ ہُوا ہو اور آیندہ اس کے ہونے کی توقّع ہو۔

(۲) لمّا بمعنے لم بھی آیا۔ دریں صورت ترجمہ مین اب تک کی قید نہ رہے گی

زعمتم۔ (۱) خیال کرو (۲) یہ کہو

مثل الّذین حمّلوا التورٰتہ۔ جیسا پہلے بتایا کہ آخری زمانہ مین بروز محمدؐ (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم) کی بعثت ہوگی ایسا ہی آخری زمانہ مین اس مسیح موعودؑ کی تکذیب و مخالفت مین اُمّت محمدّیہ کے منکرین مثیل یہود ہوجاوین گے۔

فتمنّوا الموت۔ اس سے ظاہر ہے کہ مسیح موعود۔ مثیلان یہود کو مباہلہ کے لئے بلائے گا اور وہ مقابلہ پر نہین آئین گے۔

(باقی آیندہ۔ انشاءاللہ العزیز)